عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۰ | ۸ تا ۱۶ / شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ / مارچ ۲۰۲۱ء | شمارہ: ۱۲

حقوقِ نسواں اور اعتدال کی راہ

شب برأت اور شریعت

اسلام عدل و انصاف کا علمبردار

تحفظِ ناموسِ رسالت کنونشن کراچی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

زیورات کی زکوٰۃ عورت کے ذمہ ہے

س:...... بیوی کو جو زیورات جہیز میں ملتے ہیں، اس کی زکوٰۃ کیا شوہر کے ذمہ لازم ہے؟ اگر شوہر نہ دے تو کون گناہگار رہوگا؟ بیوی یا شوہر۔ بیوی کا کہنا ہے کہ میں کماتی نہیں ہوں تو کہاں سے زکوٰۃ ادا کروں؟

ج:...... زیورات چونکہ عورت کے ہیں، اس لئے زکوٰۃ بھی عورت پر ہی فرض ہے اگر وہ نصاب کے بقدر ہیں تو سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا کرنا عورت کے ہی ذمہ فرض ہوگا اور زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ بھی عورت پر ہوگا، مرد پر نہیں۔ اگر وہ کماتی نہیں ہے تو زیورات میں سے کچھ حصہ فروخت کرکے زکوٰۃ ادا کرسکتی ہے یا اپنی جیب خرچ میں سے بھی دے سکتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے نہ کمانا کوئی عذر نہیں ہے، ہاں اگر شوہر بیوی کی دل جوئی کے لئے زکوٰۃ ادا کردے تو جائز ہے۔

بیچنے کی نیت سے خریدے ہوئے پلاٹ پر زکوٰۃ ہے

س:......ایک شخص نے دو پلاٹ خریدے، اس نیت سے کہ آئندہ چل کر ان میں سے ایک کو بیچ کر اس رقم سے دوسرے پلاٹ کو بنوالے گا اور رہائشی مکان بنوائے گا۔ کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

ج:...... جو پلاٹ بیچنے کی نیت سے خریدا ہے اس پر تو زکوٰۃ واجب ہے، اس لئے کہ وہ مالِ تجارت ہے اور مالِ تجارت پر زکوٰۃ آتی ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ تو لازم ہوگی۔

رہن یا گروی رکھی گئی چیز کا استعمال جائز نہیں

س:......اسلام میں گروی یا رہن رکھی ہوئی چیز کا استعمال کیا سود کے زمرہ میں آتا ہے؟

ج:...... کسی آدمی سے اپنا حق وصول کرنے کے لئے اس کی کوئی چیز اپنے پاس رکھنا رہن یا گروی کہلاتا ہے اور یہ جائز ہے، لیکن رہن کے طور پر رکھی گئی چیز سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا یا اس کا استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ یہ سود ہے اور ربوٰ ہے، خواہ مالک کی اجازت سے ہی کیوں نہ ہو:

”والغالب من احوال الناس انهم انما يريدون عندالدفع الانتفاع .....وهذا بمنزلة الشرط لان المعروف كا لمشروا وهوا مما بعين المنبع.الخ۔“

(شامی، ج:۶،ص:۴۸۳)

گم شدہ رقم کا حکم

س:...... مجھے کچھ رقم راستے میں پڑی ہوئی ملی ہے، میں نے مالک کو بہت تلاش کیا، مگر کوئی ملا نہیں تو اب اس کا کیا کروں؟ کیا میں خود استعمال کرسکتا ہوں، کیونکہ میں ضرورت مند ہوں؟

ج:...... گمشدہ رقم یا چیز کا تلاش کے باوجود مالک نہ ملے تو اس کو مالک کی طرف سے نیت کرکے صدقہ کردینا چاہئے، مستحق اور ضرورت مند لوگوں پر لہٰذا اگر آپ ضرورت منداور مستحق ہیں تو یہ رقم استعمال کرسکتے ہیں، ورنہ کسی دوسرے کو (صدقہ) کردیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوّة

جلد:۴۰ — ۸تا۱۶/شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳تا۳۱/مارچ ۲۰۲۱ء — شمارہ:۱۲

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حقوقِ نسواں اور اعتدال کی راہ	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
اسلام.... عدل وانصاف کا علمبردار	۶	مفتی محمد صادق حسین قاسمی
..... مجلس عاملہ کا اجلاس	۱۰	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
شبِ برأت اور شریعت	۱۱	ڈاکٹر مفتی احمد خان
سیّدنا صدیق اکبرؓ اور واقعۂ ہجرت (۶)	۱۵	مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ
..... سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۱۰)	۱۷	حافظ محمود راجا، سجاول
الاربعین فی خاتم النبیین ﷺ (۲)	۱۹	مولانا غلام رسول دین پوری
مولانا جلال پوری شہیدؒ کی ختم نبوت کیلئے خدمات (۳)	۲۱	مولانا محمد قاسم
تحفظ ناموس رسالت کنونشن، کراچی	۲۴	رپورٹ: مولانا محمد رضوان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ڈالر
فی شمارہ ۱۵روپے، ششماہی: ۳۵۰/روپے، سالانہ: ۷۰۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حقوقِ نسواں اور اعتدال کی راہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

جدید دنیا میں مختلف ناموں سے دن منانے کی ایک رسم ہے، کبھی کسی کو خراج تحسین پیش کرنے، کسی کی یاد دلوں میں تازہ رکھنے اور کبھی حقوق کے نام پر دن منائے جاتے ہیں۔ خصوصاً معاشرہ کے مظلوم اور کمزور طبقات کی آواز بلند کرنے اور ان کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے دن مخصوص کئے گئے ہیں، جن میں سے ایک ''عالمی یومِ خواتین'' بھی ہے۔ یہ دن معاشرہ میں خواتین کے حقوق کا مطالبہ کرنے، ان کے استحصال کے خلاف، ان پر ہونے والے مظالم کو روکنے اور انہیں معاشرہ میں ان کا مقام دلانے کے عنوان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ دن ہر سال ۸/ مارچ کو منایا جاتا ہے اور اسی عنوان سے جلسے، جلوس، کانفرنسیں اور مارچ منعقد کئے جاتے ہیں۔ مقتدر شخصیات اپنے پیغام جاری کرتی ہیں اور ان خواتین کے حقوق کے لئے جدوجہد کرنے کا عزم دہرایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اسلام نے معاشرہ کی اصلاح، مظلوم طبقات کی حمایت، انسانیت کی فلاح اور مرد و عورت کے کیا حقوق متعین کئے ہیں، بالخصوص عورتوں کے حقوق کی بابت اسلام کیا کہتا ہے؟ اور جدید دنیا میں عورتوں کے حقوق کے عنوان سے کیا چاہا جاتا ہے؟ آج کی صحبت میں اس کا جائزہ لینا مقصود ہے۔

اسلام ایک جامع و مکمل دین اور ایسا ضابطۂ حیات ہے جس نے تا قیام قیامت انسانیت کا پورا پروگرام پیش کیا ہے۔ اسلام کے دو اہم ماخذ قرآن کریم اور سنت نبویہ ہیں، جن کی راہنمائی میں تمام حقوق و فرائض متعین کئے گئے ہیں۔ اسلام نے سب سے پہلے انسانی جان کی قدر و قیمت کے بارہ میں فرمایا: ''ولا تقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق'' (الاسراء:۳۳) ترجمہ: ''اور نہ مار ڈالو اس جان کو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔'' انسانی جان ہونے میں مرد و عورت برابر ہیں، دونوں ہی قابل احترام ہیں۔ قدیم دنیا میں عورت کو منحوس سمجھ کر زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، شوہر کی میت کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا، دریا کی بے رحم موجوں کے حوالہ کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو تحفظ بخشا اور انسانی جان کی عزت و احترام میں مرد کے برابر لا کھڑا کیا۔ اسی طرح اسلام نے مرد کو اگرچہ ''قوام'' کا درجہ دیا اور عورت کا نان نفقہ اس کے ذمہ رکھا، لیکن عورت کو بالکل بے دست و نگر نہیں چھوڑا بلکہ مہر اور حق وراثت کی صورت میں اسے معاشی تحفظ بھی دیا ہے۔ قرآن کریم کی ایک مکمل سورت ''سورۃ النساء'' عورت ہی کے نام سے معنون ہے، جس میں وراثت کے احکام کی تفصیل اور عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے متعلق اہم ہدایات دی گئی ہیں۔ نیز اسلام میں افضلیت کا مدار جنس و صنف پر نہیں بلکہ ایمان و عمل صالح پر رکھا گیا، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: ''من عمل صالحاً من ذکر او انثٰی وھو مؤمن ....الخ'' (النحل:۹۷) ترجمہ: ''جو شخص کوئی

نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ صاحبِ ایمان ہو تو یقیناً ہم زندگی دیں گے اس کو ایک پاکیزہ زندگی اور البتہ دیں گے ہم ان کو ان کا اجر بعوض ان بہترین کاموں کے جو وہ کرتے تھے۔" اس آیت کریمہ میں واضح فرمایا گیا ہے کہ ایمان لانے کے بعد جو بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اپنا اجر پائے گا۔ نیکی کرنے اور اجر پانے میں صنفی امتیاز نہیں برتا گیا بلکہ مرد و عورت دونوں کو ایک ہی ترازو میں تولا گیا ہے۔

اسلام کو عورت کی عزت کس قدر عزیز ہے، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگانے اور اس تہمت پر گواہ پیش نہ کر سکنے کی صورت میں اَسّی (۸۰) کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی ہے اور ایسے لوگوں کو مردود الشہادۃ قرار دے کر ان کی گواہی قبول نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور انہیں فاسق کہا گیا ہے۔ نیز ایک حدیث نبوی میں پاک دامن عورت پر تہمت لگانا کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔

تعلیم ایک ایسا زیور ہے، جس کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں۔ علم دینی ہو یا دنیوی، اگر نیک مقصد کے تحت حاصل کیا جائے، اللہ کی مرضی پر چلنے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کی خاطر علم حاصل کیا جائے تو باعث اجر و ثواب ہے۔ اس علم کے حصول میں مرد و عورت دونوں کے بارہ میں فرمایا گیا: "طلب العلم فريضة علىٰ كل مسلم" (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۲۴) ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور اچھی پرورش پر جنت کی بشارت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کو تعلیم دی اور ادب سکھایا اور ان کی شادی کی اور ان سے اچھا سلوک کیا تو اس کے لئے جنت ہے۔" (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۵۱۴۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی تعلیم کے لئے ایک صحابیہ حضرت شفا بنت عبداللہؓ کو معلّمہ مقرر فرمایا۔ بعض خواتین کی خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی تعلیم اور انہیں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے الگ دن مخصوص فرمایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ صحابیات میں ام المومنین سیّدہ خدیجہ، سیّدہ عائشہ، سیّدہ حفصہ، سیّدہ ام سلمہ، خاتون جنت سیّدہ فاطمہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر، حضرت ام الفضل، حضرت ام ہانی، حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ نے علم و فضل میں بڑا نام پیدا کیا اور ایک خلقت ان کے علوم سے مستفید ہوئی۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے قرآن کریم مردوں سے مخاطب ہے: "وعاشروهن بالمعروف" (النساء: ۱۹) ترجمہ: "اور زندگی بسر کرو ان کے ساتھ حسن سلوک سے۔" ماں کی نافرمانی کو حرام کیا گیا ہے۔ بیٹیوں اور بہنوں کی اچھی تعلیم و تربیت اور پرورش اور ان کا اچھی جگہ رشتہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے زندگی بسر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ تمام باتیں قرآن و حدیث میں مذکور ہیں، جن کی تفصیل کے لئے گنجائش نہیں۔ غرض یہ کہ اسلام اس زمانہ میں آیا، جب یونانی تہذیب میں عورت کو بُرائی کی جڑ قرار دیا جا چکا تھا، رومی ثقافت میں "کیا عورت میں جان بھی ہے یا نہیں؟" زیر بحث مسئلہ تھا، فارس میں عورت نجس سمجھی جاتی تھی، مصر والے دریائے نیل کی موجوں کی بھینٹ عورت کو چڑھا دیا کرتے تھے، یہودیت عورت کو بدطینت اور صرف مرد کے لئے نیک سرشت کی سند جاری کر چکی تھی، مسیحیت میں عورت کو مرد کے لئے معصیت کا سرچشمہ اور جہنم کا دروازہ قرار دیا جاتا تھا، ہندومت میں عورت کو ستی کرنے کی رسم جاری تھی، جب کہ بیٹی کی پیدائش کو بُرا جاننا، اسے زندہ درگور کر دینا، طلاق کو مذاق بنا لینا وغیرہ عرب میں معمول تھا، ایسے معاشرہ کی اصلاح کے لئے اسلام نے عورتوں کے تمام فطری حقوق متعین کر کے اسے معاشرہ کا ایک معزز فرد اور باحیثیت بنا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "دنیا کی چیزوں میں سے مجھے عورت اور خوشبو پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔" (سنن نسائی، رقم الحدیث: ۳۳۹۱)

برصغیر پاک و ہند چونکہ مختلف مذاہب اور تہذیبوں کا مسکن رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں اسلام کی آمد کے باوجود بعض غیر اسلامی چیزیں مسلم

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

اسلام.... عدل وانصاف کا علمبردار!

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

عدل وانصاف دین اسلام کا امتیاز اور اس کی خوبی ہے، اسلام نے دنیا سے ظلم وستم کا خاتمہ کیا اور عدل انصاف کی گراں قدر تعلیمات سے مزین کیا، انسانی معاشرہ میں جو طبقہ بھی کسی بھی طرح کی ناانصافی، زیادتی اور ظلم کا شکار تھا، اسلام نے انہیں مظالم سے چھٹکارا دلایا اور اسلام کی عدل وانصاف والی ٹھنڈی چھاؤں کے سائے میں جگہ دی۔ قرآن وحدیث میں بہت اہتمام کے ساتھ عدل وانصاف کی تعلیم دی گئی اور اس کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا، ناانصافی سے بچنے اور انسانوں کے ساتھ زیادتی کا معاملہ کرنے سے سختی سے منع کیا۔ یقیناً یہ اسلام کا ایک عظیم کارنامہ اور اس کی عظیم تعلیمات کا خوبصورت باب ہے۔ اسلام کے اسی حسن وکمال کو ایک موقع پر حضرت ربعی بن عامرؓ نے بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا تھا۔ واقعہ یہ ہے رستم کی درخواست پر حضرت ربعی بن عامرؓ کو اس سے بات چیت کے لئے بھیجا گیا۔ ایرانیوں نے رستم کا دربار خوب سجا رکھا تھا، ریشم وحریر کے گدے، بہترین قالین، سونے چاندی کے اشیاء اور دیگر اسباب زینت سے آراستہ وپیراستہ کردیا تھا۔ نہایت سادگی کے ساتھ حضرت ربعی بن عامرؓ رستم کے دربار میں داخل ہوئے، دربار کا کرّ وفر ان کو بالکل متاثر نہ کرسکا، رستم نے پوچھا کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت ربعی بن عامرؓ نے جو جواب دیا وہ تاریخ کا ایک بے مثال اور یادگار جواب بھی ہے اور اسلام کے حقیقی مقصد کا بہترین تعارف بھی۔ انہوں نے فرمایا:

”اللّٰہ ابتعثنا لنخرج من شاء من عبادۃ العباد الی عبادۃ اللّٰہ، ومن ضیق الدنیا الی سعتھا، ومن جور الادیان الی عدل الاسلام۔“

(البدایہ والنہایہ: ۹/۱۲۶)

ترجمہ: ”اللہ نے ہمیں اس لئے بھیجا ہے کہ ہم اللہ کے بندوں میں سے اللہ جس کو چاہے ان کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی بندگی کی طرف لائیں، اور دنیا کی تنگیوں سے نکال کر اس کی وسعتوں میں لے جائیں اور دنیا کے مختلف مذاہب کے ظلم وجور سے اسلام کے عدل وانصاف کی طرف لائیں۔“

قرآن وحدیث میں عدل وانصاف کے قیام کی بہت زیادہ تعلیم دی گئی، جن میں سے چند ارشادات یہ ہیں:

”إِنَّ اللّٰـهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّواْ الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراً۔“ (النساء: ۵۸)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کردو، اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو، تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ تم کو اچھی نصیحت کرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمایا گیا:

”يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ“ (ص: ۲۶)

ترجمہ: ”اے داؤد! ہم نے آپ کو ملک میں نائب بنایا ہے؛ لہٰذا آپ لوگوں میں انصاف سے حکومت کیجئے اور اپنی نفسانی خواہش پر نہ چلئے کہ وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے ہٹادے۔“

دشمنی میں بھی عدل وانصاف پر قائم رہنے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاء بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى.“ (المائدۃ: ۸)

ترجمہ:''اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو، عدل کرو، یہی بات تقویٰ سے زیادہ نزدیک ہے۔''

قرآن کریم میں دیگر مقامات پر بھی نظامِ حکومت کو عدل و انصاف کے ساتھ چلانے اور لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے کی تعلیم دی گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عدل و انصاف کو قائم کرنے اور بہترین نظامِ حکومت سنبھالنے کی ترغیب دی اور ایسے انصاف پرور حکمرانوں کو کامیابی کی خوش خبری بھی سنائی۔

ارشادِ نبوی ہے:

''ان المقسطين عندالله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين، الذين يعدلون في حكمهم واهليهم وما ولوا۔''

(مسلم:۲۱۴۳)

ترجمہ:''عدل و انصاف سے کام لینے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر رحمٰن کے دائیں جانب (اور اس کی دونوں جانبین داہنی ہی ہیں) تشریف فرما ہوں گے، جو اپنے فیصلوں میں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ اور اپنی ذمہ داریوں میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔''

اسی طرح ارشاد ہے:

''اهل الجنة ثلاثة: ذوسلطان مقسط موفق، ورجل رحيم رقيق القلب،لكل ذي قربى مسلم، وعفيف متعفف ذوعيال۔'' (مسلم:۷۳۸۲)

ترجمہ:''تین طرح کے لوگ جنتی ہیں (۱) عادل حکمراں، جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق نصیب ہو۔ (۲) وہ شخص جو ہر قریبی مسلمان رشتہ دار کے لئے مہربانی کرنے والا اور نرم دل ہو، (۳) وہ شخص جو پاک دامن اور پاک باز عیال دار ہو۔''

قیامت کے سخت ترین دن میں جن لوگوں کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں ایک عادل حکمراں اور بادشاہ بھی ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

''عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سبع يظلهم الله في ظله يو م لاظل الاظله الامام العادل...'' (بخاری:۶۶۰)

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن عرشِ الٰہی کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ (جن میں ایک) حاکمِ عادل ہوگا۔''

انہی تعلیمات اور ترغیبات نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی اسوہ اور نمونہ تھا جس نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو دنیا کا بہترین عادل حکمراں بنایا اور انہوں نے اپنے دورِ خلافت میں عدل و انصاف کا بے مثال نظام قائم فرمایا، حضرت ابوبکر صدیقؓ جو سب سے پہلے خلیفہ ہیں، جب خلافت کی ذمہ داری آپ کے کاندھوں پر آئی تو اس وقت آپ نے سب سے پہلے جو خطبہ دیا اس کا ایک ایک جملہ درسِ عبرت اور بالخصوص حکمرانوں کے لئے بیش قیمت نصیحت ہے۔ آپؓ نے جو خطبہ دیا، اس کی تلخیص یہ ہے کہ:

''اے لوگو! مجھے تمہاری قیادت کی ذمہ داری دی گئی ہے، میں تم میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ لیکن قرآن کریم نازل ہوا اور پیغمبر نے سنتیں پیش فرما کر ہمیں سکھلایا چنانچہ ہم نے انہیں سیکھ لیا۔ بے شک سب سے بڑی دانش مندی تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اور سب سے بڑی بے وقوفی گناہ کا ارتکاب ہے۔ میرے نزدیک تم میں سے زیادہ طاقتور ضعیف (مظلوم) شخص ہے، حتی کہ میں اس کا واقعی حق دلا کر رہوں گا اور میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ کمزور طاقتور (ظالم) شخص ہے حتی کہ میں اس سے (دوسرے کا) حق لے کر رہوں گا۔ اے لوگو! میں سنت کا پیروکار ہوں، اور بدعتی نہیں ہوں۔ پس اگر اچھا کام کروں تو تم میرا تعاون کرنا اور اگر میں راہِ حق سے اِدھر اُدھر ہونے لگوں تو تم مجھے سیدھے راستہ پر گامزن کر دینا، میں یہ بات کہہ کر اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا طلبگار ہوں۔'' (موسوعۃ آثار الصحابہ: ۵۳/۱ بحوالہ لمحاتِ فکریہ:۴۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمامِ خلافت سنبھالنے کے بعد جو خطبات فرمائے، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ:

''میں کسی شخص کو کسی پر زیادتی کرنے کا موقع نہ دوں گا۔ ایسا کرنے والے کا ایک گال زمین پر ہوگا اور دوسرا میرے قدموں کے نیچے، یہاں تک کہ وہ حق کے آگے سپر انداز ہو جائے۔ لوگو! مجھ پر تمہارے کچھ

حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔ میں انہیں شمار کرتا ہوں تاکہ تم ان کے متعلق میرا احتساب کرسکو۔ میری یہ ذمہ داری ہے کہ تمہارا اخراج اور وظیفے کی رقم مقررہ طریقوں سے وصول کروں اور جب اموال میرے ہاتھ آجائیں تو انہیں ٹھیک ٹھیک مصرف میں صرف کروں۔ میری ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ میں تمہارے وظائف میں اضافہ کروں، تمہاری سرحدوں کا تحفظ کروں، تمہیں ہلاکت کے منہ میں نہ ڈھکیلوں اور سرحدوں پر طویل عرصے تک مامور نہ کئے رکھوں۔ اپنے عمال و حکام کو خطاب کرکے فرمایا: لوگو! میں تمہیں شہروں کے گورنروں پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں اس لئے بھیجا ہے کہ عوام کو دین برحق کی تعلیم دیں، نبی کی سنت سکھائیں، ان کا مال غنیمت ان کے درمیان تقسیم کریں اور ان کے ساتھ عدل وانصاف برتیں۔‘‘

(حکمران صحابہؓ:۵۱)

اسلام کا نظامِ عدل کس قدر پیارا اور نرالا ہے اس کا اندازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی زرہ کھوگئی، آپ نے وہ زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی، آپ نے یہودی سے فرمایا (جب کہ آپ خلیفۃ المسلمین تھے) اے یہودی! یہ زرہ جو تمہارے پاس ہے میری ہے، فلاں روز مجھ سے کھوگئی تھی۔ یہودی کہنے لگا: میرے قبضے میں موجود زرہ کے بارے میں آپ کیسی بات کررہے ہیں؟ اگر آپ میری زرہ پر دعویٰ کرتے ہیں تو اب یہی ایک چارہ ہے کہ میرے اور آپ کے درمیان مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے۔ چنانچہ حضرت علیؓ اور وہ یہودی دونوں فیصلے کے لئے قاضی شریح کی عدالت میں پہنچے، جب قاضی شریح کی نگاہ امیر المومنین پر پڑی تو اپنی مجلس سے اٹھ کر کھڑے ہوئے، حضرت علیؓ نے فرمایا: بیٹھے رہیں، قاضی شریح بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ میری زرہ کھوگئی تھی، میں نے اس یہودی کے پاس دیکھا ہے، قاضی شریح نے یہودی سے پوچھا تمہیں کچھ کہنا ہے؟ یہودی نے کہا: میری زرہ میرے قبضے میں ہے اور میری ملکیت ہے۔ قاضی شریح نے زرہ دیکھی اور یوں گویا ہوئے کہ: اللہ تعالیٰ کی قسم! اے امیر المومنین! آپ کا دعویٰ بالکل سچ ہے، یہ آپ کی زرہ ہے، لیکن قانون کے مطابق آپ کے لئے گواہ پیش کرنا واجب ہے۔ حضرت علیؓ نے بطور گواہ اپنے غلام قنبر کو پیش کیا، اس نے آپ کے حق میں گواہی دی، پھر آپ نے حسنؓ اور حسینؓ کو عدالت میں پیش کیا، ان دونوں نے بھی آپ کے حق میں گواہی دی۔ قاضی شریح نے کہا: آپ کے غلام کی گواہی تو میں قبول کرتا ہوں، لیکن ایک گواہ مزید درکار ہے اور آپ کے دونوں صاحبزادوں میں سے کسی کی گواہی قبول نہیں کرسکتا۔ پھر حضرت علیؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے عمر بن خطابؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ’’حسنؓ اور حسینؓ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔‘‘ قاضی شریح نے کہا: بالکل یہ حق ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: پھر آپ نوجوانان جنت کے سرداروں کی گواہی کیوں قبول نہیں کریں گے؟ قاضی شریح نے کہا کہ یہ دونوں آپ کے صاحبزادے ہیں، باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی مقبول نہیں۔ یہ کہہ کر قاضی شریح نے حضرت علیؓ کے خلاف یہودی کے حق میں فیصلہ سنا دیا اور زرہ یہودی کے حوالے کردی۔ یہودی نے تعجب سے کہا: مسلمانوں کا امیر مجھے اپنے قاضی کی عدالت میں لایا اور قاضی نے اس کے خلاف میرے حق میں فیصلہ صادر فرمایا اور امیر المومنین نے اس فیصلہ کو بلاچوں وچرا قبول بھی کرلیا! پھر یہودی نے امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کی طرف نگاہ اٹھائی

ختم نبوت کانفرنس، قنبر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 13 فروری 2021ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مدرسہ دارالقرآن والحدیث قنبر شہر میں زیر سرپرستی حضرت مولانا سائیں عطاء اللہ، زیرصدارت حضرت مولانا قاری عبدالعزیز عباسی ہوئی جبکہ نگرانی حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ عباسی نے کی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت اقدس مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت علامہ یحییٰ عباسی، حضرت علامہ طاہر محمود سومرو، حضرت مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا محمد الیاس چنہ، حضرت مولانا جمال مصطفی تنیو، حضرت مولانا حافظ عزیز گل، حضرت مولانا محمد جان عابد، حضرت مولانا عبداللہ سمو، راقم الحروف حافظ ظفراللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، حاجی غلام قادر کھیرو اور حافظ عبدالقیوم عباسی شریک ہوئے۔ علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت پر بیانات کئے۔ کثیر تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔

اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ کا دعویٰ بالکل سچ ہے۔ یہ زرہ آپ ہی کی ہے، فلاں دن یہ آپ سے گرگئی تھی تو میں نے اسے اٹھالیا تھا،لہٰذا یہ آپ ہی کی ملکیت ہے، آپ لے لیں، پھر کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: میری زرہ بھی اور یہ گھوڑا بھی تمہارا ہے۔'' (سنہرے فیصلے:۶۲)

اس طرح اسلام نے اپنے ماننے والوں کو عدل و انصاف قائم کرنے کی تعلیم دی اور اسلام کے جیالوں نے اسلامی عدل کے نظام کو ایسے نافذ کیا کہ لوگ اس سے متاثر ہوکر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ اپنے اور پرائے کی تفریق کئے بغیر حقائق اور سچائیوں کی بنیاد پر فیصلے کرنا، تعلقات اور رشتوں کا خیال کئے بغیر درست اور حق کو بیان کرنا اور حق دار کو اس کا حق دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کروانا یہ صرف اسلام کا امتیاز ہے۔

آج دنیا بہت سے مسائل اور مشکلات کا شکار ہے، ناانصافی، ظلم و زیادتی حکومتوں کا امتیاز بن چکا ہے، بے قصوروں پر تشدد کرنا، حق اور سچ کو دبا دینا، عدل و انصاف کو پامال کرنا، مظلوموں پر ستم ڈھانا، ظالموں کو راحت دلانا، قصورواروں کو آزادی مہیا کرنا، مجرموں کو غلط فیصلوں کے ذریعہ بری کرنا، اس وقت اربابِ اقتدار کا طرۂ امتیاز ہے، سچ کو جھوٹ بنا کر پیش کرنا، حقائق کو چھپانا اور شواہد و گواہیوں کو ناانصافی کی بھینٹ چڑھانا ان کا محبوب مشغلہ بن گیا۔ ایسے دور میں اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں ہمیں عدل و انصاف کو قائم کرنا چاہئے اور معاشرہ کو عدل و انصاف کی تعلیمات پر استوار کرنا اہل ایمان کی ذمہ داری ہے، ہم کہیں اپنے اردگرد ناانصافی کرنے والے نہ بنیں، کہ جن پر ہمارا حق چلتا ہے انہیں ظلم کا نشانہ بنائیں، دنیا کی حکومت، کرسی کے غرور و گھمنڈ اور اقتدار کے نشے میں جو اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اور اپنی عدالتوں کے ذریعہ ناانصافی پر مبنی فیصلے صادر کروا رہے ہیں، ایک دن کائنات کے رب کی عدالت میں یقیناً مجرم بن کر پیش کئے جائیں گے اور انہیں ان کے ظلم و ستم اور ناانصافیوں کی سزا ضرور ملے گی، یہ دنیا ہے چند دن کے بعد ختم ہو جائے گی، عہدے اور منصب بھی چھوٹ جائیں گے، پھر ایک دن سب سے بڑے انصاف کرنے والے کی بارگاہ میں پیش ہونا ہوگا اور وہاں کوئی ظالم ناانصاف چھوٹ کر بھاگ نہیں سکتا۔☆☆

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس، لاڑکانہ

لاڑکانہ (مولانا توصیف احمد) گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے زیر اہتمام تین مقامات میں دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔

پہلا کورس: جامع مسجد مدینہ، مدیجی شہر تحصیل گڑھی یاسین ضلع شکارپور میں ہوا، جس کی میزبانی مولانا حافظ عبدالباسط چنہ نے کی۔ کورس میں بندہ توصیف احمد اور مولانا ظفر اللہ سندھی کے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر لیکچر ہوئے۔ جمعہ کی نشست میں پیر طریقت مرشد الموحدین حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ سرپرستی فرماتے ہوئے مختصر وقت کے لئے تشریف لائے اور ختم نبوت کے موضوع پر بیان کیا۔ جمعہ کا بیان راقم کا گڑھی یاسین میں ہوا۔

دوسرا کورس: بلال مسجد جمعہ خان منڈی شکارپور میں ہوا، جس کی میزبانی مولانا محمد یوسف سومرو صاحب نے کی۔ کورس میں راقم (مولانا توصیف احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد) اور مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ) کے ''عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر بیانات ہوئے جبکہ آخری دن خصوصی شرکت مولانا طاہر ہالیجوی صاحب نے کی اور بعد عشاء بیان بھی کیا۔ بروز ہفتہ بعد ظہر تبلیغی مرکز شکارپور میں طلباء سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

تیسرا کورس: صدیقی مسجد بیڑیو چانڈیو ضلع لاڑکانہ میں ہوا۔ یہاں ہمارے میزبان حضرت مولانا قاری عبدالمالک بکھڑ وخطیب مسجد ہذا تھے۔ اس موقع پر بعد عشاء مولانا مسعود سومرو برادر شہید اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ جبکہ دوسرے دن قائد سندھ، جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام حضرت علامہ راشد محمود سومرو نے خصوصی شرکت کی اور ایمان کی اہمیت پر بیان کیا۔ راقم الحروف اور مولانا ظفر اللہ سندھی نے قادیانیوں کے عقائد ونظریات پر بیان کئے۔ اس کے بعد حضرت مولانا تاج محمود امروٹیؒ خانقاہ امروٹ شریف، حضرت سائیں خلیفہ احمد الدین، حضرت مولانا سائیں محمد عالم پھوڑ درگاہ جرار شریف، حضرت مولانا سائیں مولانا عبدالکریم قریشیؒ درگاہ عالیہ بیر شریف، حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ کی قبر مبارک پر حاضری دی۔ حضرت مولانا علامہ راشد محمود سومرو صاحب کی دعوت پر گلشن شہید اسلامیہ جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ میں رات کا قیام رہا۔ رب کریم جملہ پروگراموں کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی

مجلس عاملہ کا اجلاس

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس ۲۶؍فروری کو صبح کی نماز کے بعد دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مرکزی نائب امیر حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ اجلاس میں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا حافظ محمد انس اور (راقم) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔

طے ہوا کہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۸، ۲۹؍اکتوبر بروز جمعرات، جمعہ ہوگی۔ مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے ضلعی انتظامیہ ڈی پی او اور ڈی سی سے ملاقاتیں کیں اور استدعا کی کہ کانفرنس مسجد کے جنوب میں واقع بنوری پارک میں کرنے کی اجازت دی جائے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ انتظامیہ کو کانفرنس کرنے کی باضابطہ درخواست پیش کی جائے۔

چناب نگر میں محکمہ ہاؤسنگ اسکیم کے کچھ پلاٹ موجود ہیں، جن کی عنقریب نیلامی ہونے والی ہے۔ مذکورہ بالا حضرات کو ہدایت کی گئی کہ مدرسہ کے قریب واقع پلاٹوں کے متعلق مکمل معلومات کرکے نیلامی میں حصہ لیا جائے۔

کورس کا دورانیہ کم ہونے کی وجہ سے بیرون از جماعت اساتذہ کرام کو نہ بلایا جائے تاکہ کورس کی کتب مکمل ہوسکیں۔ نیز کورس کے دنوں میں تشریف لانے والے مہمانانِ گرامی کے بیانات بھی نہ ہوں گے۔ آئندہ سال کورس کے اشتہار میں عصری تعلیم کے لئے کم از کم ایف اے کی شرط رکھی جائے۔

پنو عاقل سندھ میں دفتر کی تعمیر کے لئے کمیٹی بنادی گئی ہے۔ جو دفتر کے تعمیر کی نگرانی کرے گی۔ کوئی بھی آمد مرکز کی طرف سے بھیجی گئی رسید بک کے بغیر نہ ہوگی۔

نیز طے ہوا کہ جہاں دفاتر تعمیر کئے جائیں، وہاں مرکز کی طرف سے مبلغ بھی دیا جائے، تاکہ دفتر کے قیام سے کماحقہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔

مولانا محمد حسین ناصر کو ہدایت کی گئی کہ وہ ہر ماہ گمبٹ سندھ کو کم از کم دو دن دیں۔ نیز مولانا تجمل حسین اور مولانا ظفراللہ سندھی بھی کم از کم اتنے ہی دن گمبٹ اور مضافات کو دیں، تاکہ جہاں قادیانیت کے جراثیم ہوں، وہاں تبلیغی سلسلہ شروع کیا جاسکے۔ بلوچستان کے بلوچ علاقوں کے لئے بلوچی زبان بولنے والے عالم دین اور پختون علاقوں میں پشتو بولنے والے مبلغ رکھنے کی اجازت کی توثیق کی گئی۔

منڈی بہاؤالدین اور گجرات اضلاع کے مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی سلمہ کو منڈی میں دفتر کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنے کی اجازت کی توثیق کی گئی۔

مولانا قاضی احسان احمد نے تجویز پیش کی کہ اندرون سندھ اسلام کوٹ میں ملکیتی دفتر قائم کیا جائے، مجلس عاملہ نے توثیق کی اور انہیں ہدایت کی کہ وہ مناسب جگہ تلاش کریں اور اس سلسلہ میں مولانا راشد محمود سومرو اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ سے بھی مشاورت کی جائے۔ خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی تجویز ہے کہ پہلے خان پور، شجاع آباد، گوجرانوالہ، شیرانوالہ گیٹ لاہور دیگر کئی ایک مقامات پر دورہ ہائے تفاسیر ہوتے تھے، اب نہیں ہورہے۔ مجلس اس کا اہتمام کرے۔ عاملہ نے کہا کہ اس سلسلہ میں مقام، استاذ کے انتخاب پر غوروفکر کیا جائے اور اسے شوریٰ کے اجلاس میں مشاورت کے لئے بھی پیش کیا جائے۔

چنیوٹ میں مجلس کا ملکیتی پلاٹ موجود ہے۔ دس کلومیٹر کے فاصلہ پر چناب نگر میں مدرسہ، جامع مسجد، مرکز تبلیغ موجود ہے۔ چنیوٹ میں ضرورت نہیں ہے، البتہ چنیوٹ کا پلاٹ بیچ کر چناب نگر میں جامعہ ختم نبوت کے قریب پلاٹ خرید اجائے۔

(باقی صفحہ 26 پر)

شبِ برأت اور شریعت

ڈاکٹر مفتی احمد خان

شعبان کی فضیلت:

شعبان المعظم اسلامی کیلنڈر کے مطابق آٹھواں مہینہ ہے، اس ماہ کی بہت سی فضیلتیں احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں۔

شعبان کی نسبت رسول اللہ کے ساتھ:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ (کنز العمال بحوالہ ابن عساکر و دیلمی، فیض القدیر)

شعبان کے چاند اور تاریخ کا اہتمام:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ حکم فرمایا کہ ”احصوا ھلال شعبان لرمضان“ رمضان کے لئے شعبان کے چاند کو اچھی طرح یاد رکھو۔ (ترمذی)

شعبان میں برکت کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

”اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔“

(مسند احمد، رقم الحدیث 2228)

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا۔

روزوں کا اہتمام:

ایک فضیلت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد سب سے زیادہ اس ماہ میں روزوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے رمضان کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان کے، کہ اس کے تقریباً پورے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پندرہویں شب میں تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور ساری مخلوق کی سوائے مشرک اور بغض رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرماتا ہے۔
> (صحیح ابن حبان، طبرانی، ذکرہ الحافظ السیوطی فی ”الدر المنثور“)

شعبان کے روزوں کا اہتمام:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے جس کی برکت سے لوگ غافل ہیں، اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میری خواہش ہے کہ میرے اعمال اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔

(نسائی، مسند احمد، ابوداؤد: 2076)

ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کیا آپ شعبان کے روزے بہت پسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سال انتقال کرنے والوں کے نام اس ماہ میں لکھتا ہے، میری خواہش ہے کہ میری موت کا فیصلہ اس حال میں ہو کہ میں روزے سے ہوں۔ (رواہ ابو یعلی) بعض دیگر احادیث میں شعبان کے آخری عشرے میں روزے رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے تاکہ رمضان کے روزے رکھنے میں دشواری نہ ہو۔

رمضان کی تیاری کا مہینہ:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا، (اس خطبے میں رمضان کی عظمتوں، برکتوں اور فضیلتوں کا تفصیل

کے ساتھ ذکر فرمایا۔(ترغیب وترہیب:2/57)

شب برأت:

اسی طرح اس ماہ کو پندرہویں رات کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے، جس کو قرآن کریم نے ''لیلۃ المبارکۃ''، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ''لیلۃ البرکۃ'' فرمایا اور ہماری اصطلاح میں ''شب برأت'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، شب برأت فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''نجات پانے کی رات'' کے ہیں، اس رات میں چونکہ بہت سے گناہ گاروں کو مغفرت مل جاتی ہے اس لئے اس شب کو شب برأت کہا جاتا ہے، شب برأت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ: تجھے معلوم ہے یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے، اللہ رب العزت اس رات میں اپنے بندوں پر رحمت کی نظر فرماتے ہیں، بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں، رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتے ہیں، کسی مسلمان کے بارے میں اپنے دل میں بغض رکھنے والوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

(شعب الایمان للبیہقی:3/382)

مغفرت کی رات:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات میں آسمانِ دنیا کی طرف (اپنی شان کے مطابق) نزول فرماتے ہیں اور اس رات ہر کسی کی مغفرت کر دی جاتی ہے، سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کے یا ایسے شخص کے جس کے دل میں بغض ہو۔

(اخرجہ البزار والبیہقی، مجمع الزوائد للہیثمی)

اللہ تعالیٰ جسمِ مادی سے پاک ہیں، اس لئے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بندوں کی طرف اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور بخشش بندوں پر زیادہ ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ بندوں کی دعا کو منظور اور توبہ کو قبول فرماتے ہیں۔

(مجالس الابرار ص:210 مجلس نمبر:24)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پندرہویں شب میں تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور ساری مخلوق کی سوائے مشرک اور بغض رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرماتا ہے۔(صحیح ابن حبان، طبرانی، ذکرہ الحافظ السیوطی فی ''الدر المنثور'')، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ''مسند احمد'' (2،176) میں اس کو الحافظ الہیثمی نے صحیح قرار دیا ہے، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ''ابن ماجہ'' (کتاب اقامت الصلوۃ:1/455) میں اس کو ناصر الدین البانیؒ نے صحیح قرار دیا ہے، حضرت ابوثعلبہ الخشنیؓ سے ''الطبرانی'' اور ''الدر المنثور'' میں، میں مروی ہے۔(ایضاً)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ پاک اپنی مخلوق پر رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے مشرک اور کینہ پرور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔'' (البزار، مجمع الزوائد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سوائے مشرک اور کینہ پرور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔(اخرجہ البزار، مجمع الزوائد للہیثمی)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو (اللہ پاک کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ ''کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کردوں؟ اس وقت اللہ پاک سے جو (سچے دل کے ساتھ) مانگتا ہے اس کو (اس کی شان کے مطابق) ملتا ہے سوائے بدکار کے۔''

(شعب الایمان للبیہقی:3/383)

شب بیداری کرنے والے پر جنت واجب:

ایک روایت میں ہے کہ لیلۃ القدر کے بعد سب سے افضل رات شب برأت ہے، حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ جو آدمی پانچ راتوں میں شب بیداری کرے گا، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک شب برأت بھی ہے۔(ترغیب وترہیب)

دعا رد نہیں ہوتی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ راتوں میں دعا رد نہیں ہوتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے، ان میں سے ایک شب برأت بھی ہے۔(بیہقی: 2/312)

شبِ برأت کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس رات (نفل) نماز کے سجدے میں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ’’اَعُوذُ بِعفوِکَ مِن عقابِکَ، اَعُوذُ بِرِضَاکَ مِن سَخَطِکَ، اَعُوذُبِکَ مِنکَ جَلَّ وَجھُکَ، لا اُحصِ ثَنَاءً عَلَیکَ اَنتَ کَمَا اَثنَیتَ عَلٰی نَفسِکَ‘‘

پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اس دعا کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس کو سیکھ لے اور دوسروں کو بھی سکھا دے، کیوں کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو سکھائی اور کہا کہ اسے سجدے میں بار بار پڑھوں۔

(عین ماثبت بہ السنۃ عن البیہقی والنسائی)

دوزخ سے آزادی کی رات:

ایک روایت میں ہے: اس رات اللہ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہیں۔(ایضاً)

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شب برأت انتہائی مبارک رات ہے، دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، جہنم سے برأت کی رات ہے، لوح قلم سے اہم فیصلے نازل ہونے کی رات ہے، اس میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔ اس رات میں نفلی عبادت کرنا، موقع مل جائے تو چپکے سے قبرستان جا کر مردوں کے لئے دعا وغیرہ کرنا، کرنے کے کام ہیں۔

لیکن کچھ بدبخت ایسے ہیں جو اس رات کی خیر اور برکت سے محروم رہتے ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے، وہ یہ ہیں:

اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا، کینہ اور بغض رکھنے والا، بدکار، کسی انسان کو ناحق قتل کرنے والا، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا، پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا مرد، والدین کا نافرمان، شراب کا عادی۔

اس رات میں ان اعمال صالحہ کا خاص اہتمام کرنا چاہئے:

عشاء اور فجر کی نمازیں وقت پر ادا کریں۔

بقدرِ ہمت نفل نمازیں خاص کر نمازِ تہجد ادا کریں۔

اگر ممکن ہو تو صلوٰۃ التسبیح پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور درود شریف کا اہتمام کریں۔ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں، خاص کر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہیں۔

پندرہ شعبان کا روزہ:

15 / شعبان کا روزہ ثابت نہیں، پس کوئی شخص اس نیت سے روزہ رکھے کہ یہ ایام بیض میں شامل ہے تو گنجائش ہے، لیکن 15 شعبان کے روزے کے مخصوص ثواب کے اعتقاد سے روزہ رکھنا درست نہیں۔(فتاوی عالمگیری: 1/170، فتاوی تاتارخانیہ: 2/164)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: کوئی 15 شعبان کا روزہ اس نیت سے رکھے کہ شعبان کا دن ہے، اور پورے شعبان کے مہینے میں روزے رکھنے کی فضیلت ہے، اور اس وجہ سے رکھے کہ 15 تاریخ ایام بیض میں داخل ہے، تو ان شاء اللہ! موجبِ اجر ہوگا، لیکن خاص پندرہ تاریخ کے روزے کی خصوصیت کے لحاظ سے اس روزے کو سنت قرار دینا بعض علماء کرام کے نزدیک درست نہیں۔(اصلاحی بیانات: 4/273)

شبِ برأت کی بدعات:

شب برأت میں بہت سی ایسی خرافات اور بدعات کی جاتی ہیں جن کا دین اسلام اور شریعت محمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

حلوا پکانا، آتش بازی کرنا، اجتماعی طور پر قبرستان جانا، قبرستان میں عورتوں کا جانا، قبرستان میں چراغاں کرنا، مختلف قسم کی ڈیکوریشن کا اہتمام کرنا، عورتوں اور مردوں کا اختلاط کرنا، قبروں پر چادر چڑھانا، مسور کی دال پکانے کو ضروری سمجھنا، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس رات میں مُردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں اور یہ دیکھتی ہیں کہ ہمارے لئے کچھ پکایا ہے یا نہیں۔ یہ بات بغیر کسی دلیل کے ہے، لہٰذا یہ اعتقاد صحیح نہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو روحیں جنت میں ہیں ان کو آپ کے پکائے ہوئے کی ضرورت نہیں اور جو جہنم میں ہیں ان کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شبِ برأت سے پہلے کوئی مر جائے تو جب تک اس کے لئے شبَ برأت میں فاتحہ نہ کی جائے وہ مُردوں میں شامل نہیں ہوتا۔ یہ محض بے اصل بات ہے۔

’’مغرب کی نماز کے بعد دو دو کر کے چھ رکعت پڑھنا اور ہر دو رکعت کے درمیان سورہ یاسین پڑھنا‘‘ یہ بھی ثابت نہیں، سنت سمجھ کر یا شبِ برأت کا مخصوص عمل سمجھ کر کرنا بدعت اور ناجائز ہے۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے اس رات میں برتنوں کا بدلنا، گھر کا لیپنا، کلی چونا، رنگ و روغن، اور چراغوں کا زیادہ روشن کرنا وغیرہ بدعت (اختیار) کر لی ہے یہ بالکل کفار کی نقل ہے اور حدیث تشبہ سے حرام ہے۔(اصلاح الرسوم، ص 134)

ان خرافات اور بدعات کے متعلق

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ: اس رات میں نفلی عبادت کرنا، (کبھی) موقع ملے تو چپکے سے قبرستان جاکر مردوں کے لئے دعائے خیر کرنا، کرنے کے کام ہیں (جائز ہیں) لیکن نفل کی جماعت کرنا، قبرستان میں جمع ہو کر تقریب کی صورت بنانا، آتش بازی کرنا، حلوہ کا التزام کرنا جائز نہیں۔

(فتاوی محمودیہ:3/253،ادارہ الفاروق کراچی)

شب برأت میں قبروں پر روشنی کرنا اور اگربتی جلانا رسمِ جہالت ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔(فتاوی محمودیہ:3/285،ادارہ الفاروق کراچی)

ان راتوں میں شریعت نے عبادت، نوافل، تلاوت، ذکروتسبیح، دعا، استغفار کی ترغیب دی ہے، پھول وغیرہ سے سجانے کی ترغیب نہیں دی... مسجد میں جمع ہو کر اجتماعی حیثیت سے جاگنا مکروہ اور ممنوع ہے۔

(فتاوی محمودیہ:3/263،ادارہ الفاروق کراچی)

شب برأت میں بلاکسی قید وخصوصیت کے مطلق نماز کا ثبوت ہے، ہر شخص اپنے طور پر عبادت کرے، جس میں نمائش یا کسی اور ہیئتِ مخصوصہ کی پابندی نہ ہو تو مستحسن ہے،... اور اگر اس میں رسوم اور ہیئتِ مخصوصہ کی پابندی ہو گی تو بدعت ہے، 15... شعبان کو مزاروں پر جانا منع نہیں ہے لیکن 15 شعبان کی وجہ سے مسنون بھی نہیں ہے۔

(فتاوی محمودیہ:3/265،ادارہ الفاروق کراچی)

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جمہور انفراداً عبادت کے قائل ہیں، اس پر پوری امت کا اجماع ہے، اس رات میں کسی قسم کی عبادت کی تعیین، مختلف قسم کے تقییدات و اجتماعات وغیرہ سب خرافات و بدعات ہیں۔(احسن الفتاوی:10/80)

اس رات میں قبرستان جانے کا حکم:

اس رات میں قبرستان میں جاکر اپنے عزیزوں کے لئے ایصال ثواب کرنا، دعائیں مانگنا اچھی بات ہے۔ احادیث میں اس کا حکم ہے، کبھی کبھی زیارت قبور کے لئے جانا چاہئے، لیکن خاص اس رات میں جانا، پھر وہاں جاکر مختلف قسم کی خرافات کا انجام دینا... چراغاں کرنا، اگربتی جلانا، ٹولیوں کی شکل میں جانا اور آنا خصوصاً عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط کرنا، یہ سارے کام شریعت کے خلاف ہیں۔ ایسے موقع پر عورتوں کا قبرستان جانا سخت گناہ کا کام ہے۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی اس رات میں قبرستان جانے کو ضروری سمجھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: شب برأت میں قبرستان جانے کا خاص اہتمام کوئی ضروری نہیں ہے، کیوں کہ پوری زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک مرتبہ اس رات میں قبرستان جانا ثابت ہے۔

مسئلہ: شب برأت میں پوری رات جاگنا ضروری نہیں ہے، جتنا آسانی سے ممکن ہو عبادت کرلیں اور ساتھ میں اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی شخص کو آپ کے جاگنے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

آتش بازی:

اس رات میں بلکہ اس سے کئی روز پہلے سے ہی آتش بازی شروع ہو جاتی ہے، پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ اس میں ایک تو اپنے مال کو ضائع کرنا ہے اور دوسرا بے جا اسراف ہے، جس سے متعلق قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے: ''ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین'' (بنی اسرائیل:27) یعنی ''بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں'' اور ارشاد فرمایا: ''ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین'' (انعام:141) ''یعنی اسراف نہ کرو کیوں کہ بلاشبہ اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔''

یہ بھی تو عقل سے سوچنے کی بات ہے کہ کمائی کو اس مبارک رات میں نذرِ آتش کر دینا کتنی افسوس کی بات ہے۔ نیز اس گناہِ بےلذت کے نتیجہ میں کتنی جانیں تلف ہوئیں، کتنے مکانات جل گئے اور پٹاخوں کے شور شرابے سے مریضوں اور عبادات میں مشغول لوگوں کو سخت اذیت پہنچتی ہے، اور ایذائے مسلم حرام ہے، اسی طرح بہت سی مساجد اور گھروں میں بے ضرورت لائٹس کا انتظام کیا جاتا ہے، چراغاں کیا جاتا ہے، یہ بھی درحقیقت ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے اور غیر قوموں کی نقالی اور مشابہت اختیار کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''من تشبہ بقومٍ فھو منھم.'' یعنی ''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم میں سے شمار ہوگا۔'' (ابوداؤد) ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''من تشبہ بغیرنا فلیس منّا'' ''جس نے غیروں کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

اِدھر آسمانی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے اور ادھر اس کا مقابلہ رسومات اور بدعات، آتش بازی، چراغاں اور دیگر خرافات کے ذریعے کیا جا رہا ہے، اس سے بڑھ کر تعجب کی بات اور کیا ہو گی۔ اللہ تعالی ہی سمجھ عطا فرمائے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔☆☆☆

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور واقعہ ہجرت

قسط:٦

مفتی خالد محمود

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے دوست اور یارِ غار، خلیفۂ اوّل، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو عشقِ رسول کی بھٹی میں تپ کر کندن بن چکے تھے، جنہوں نے اسلام کے لئے سب کچھ قربان کر کے سب کچھ پا لیا تھا اور راہِ عشق میں وفا کی نئی بنیاد ڈالی تھی، جن کے دل میں سوز و گداز کی شمع فروزاں تھی، جو ہر ایک کی مصیبت پر تڑپ اٹھتے، سوزِ دروں جنہیں ہر وقت بے قرار رکھتا۔ جنہوں نے بغیر چوں و چرا کے اپنے آقا کی تصدیق کی اور پھر اپنی تمام توانائیاں، مال و دولت اور اپنی زندگی اپنے آقا پر نچھاور کر دی، جب ہجرت کا وقت آیا تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنا جان کی بازی اور موت کا سودا تھا، اس سفر میں قدم قدم پر خطرات تھے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سفر میں جس جانثاری اور خدمت کا مظاہرہ کیا وہ صرف اور صرف آپ کے ہی مقدر میں تھا، اس سفرِ ہجرت کی داستان ذیل میں واقعاتی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

قافلہ کو گزرے ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی مگر ام معبد ابھی تک گزرے ہوئے واقعات میں غلطاں تھیں وہ اب تک یہی سوچ رہی تھیں، کون تھے؟ یہ لوگ کہاں سے آئے تھے؟ کتنی نورانیت تھی ان کے چہروں پر۔ ان کے نفوس کتنے پاکیزہ تھے۔ ام معبد کی سوچوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری تھا کہ ابو معبد نے آ کر اسے ختم کر دیا۔ شام گئے ابو معبد جب گھر لوٹا اور ام معبد کو اس طرح گہری سوچ میں گم پایا تو بڑا حیران ہوا اور جب اس کی نظر دودھ سے بھرے ہوئے برتن پر پڑی تو اس کی حیرت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا وہ سوچتا ہی رہا کہ میں جب گیا تھا تو ایک مریل خشک تھنوں والی بکری چھوڑ گیا تھا پھر یہ دودھ کہاں سے آیا اور یہ ام معبد کو کیا ہوا ہے جو اپنی سوچ میں اس قدر مدہوش ہے کہ اپنے آپ سے بھی بیگانہ ہو رہی ہے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد ابو معبد نے اپنی بیوی کو پکارتے ہوئے کہا:

''معبد کی ماں کیا سوچ رہی ہے اور یہ اتنا دودھ کہاں سے آ گیا؟''

ام معبد جس کا نام عاتکہ بنت خالد تھا جو اپنے شوہر کے ساتھ مدینہ جانے والے راستہ میں قدید کے ریگستان میں خیمہ نصب کر کے رہتی تھی، فطرتاً مہمان نواز تھی، مسافروں کی مہمان نوازی اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی خاطر مدارات کرتی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر سا قافلہ یہاں پہنچا تو آپ کے لئے بھی اس نے اپنی روایتی مہمان نوازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کچھ دیر کے لئے آرام کی خاطر چٹائیاں بچھا دیں اہل قافلہ نے کھانے پینے کا سامان ڈھونڈنے کی کوشش کی کچھ مل جائے تو اسے خرید کر اپنی ضرورت پوری کریں مگر وہاں ایک لاغر کمزور بکری کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

ام معبد نے اپنے شوہر کو جواب دیتے ہوئے کہا ''ایک مبارک شخص کا یہاں سے گزر ہوا یہ سب اسی کی برکت ہے کہ ہماری اس کمزور لاغر بکری نے یہ دودھ دیا۔''

''کیا کہا؟ ہماری اس کمزور بکری نے، یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟''

ابو معبد نے بے یقینی کی کیفیت سے یہ کہا تو ام معبد نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا:

''چند تھکے ہارے مسافر، جن کے چہروں پر نور برستا تھا یہاں سے گزرے، میں نے تھوڑی دیر ان کے ستانے کے لئے چٹائیاں بچھا دیں وہ شاید بھوکے پیاسے تھے اور کھانے پینے کی اشیاء کی تلاش میں تھے۔ انہیں کچھ نہیں ملا، یہ بکری کھڑی تھی، ان کے سردار نے کہا ''کیا یہ بکری دودھ دے سکتی ہے۔'' میں نے بتایا کہ ''یہ اس قدر لاغر ہے کہ کمزوری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ چل بھی نہیں سکتی اس سے دودھ کی توقع رکھنا بھی بیکار ہے۔''

''یہ سن کر اس شریف النفس نے کہا'' کیا

تم اجازت دے سکتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوھ لوں؟''

میں نے کہا۔''میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اس سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں تو بخوشی اجازت ہے۔''

معبد کے ابا اس کے بعد میں نے جو کچھ دیکھا اب تک وہ ایک افسانہ معلوم ہوتا ہے ایسا لگتا ہے کہ شاید میں خواب دیکھ رہی ہوں، میں نے دیکھا کہ انہوں نے بکری کے دھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بڑا سا برتن لے کر دودھ دوہنا شروع کیا، تو اس مریل بکری نے اتنا دودھ دیا کہ برتن بھر گیا۔ سب سے پہلے انہوں نے مجھے دیا۔ میں نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا اور سب سے آخر میں خود پیا۔ اس کے بعد دوبارہ دودھ دوہا اور یہ برتن بھر گیا اور یہ آپ کے لئے رکھ گئے ہیں۔

یہ واقعہ سنا کر ام معبد نے کہا کیا یہ عجیب اور حیرت کن واقعہ نہیں ہے۔

''واقعتاً'' بہت ہی عجیب واقعہ ہے مجھے کچھ تفصیل سے بتاؤ کون لوگ تھے یہ، ان کا حلیہ کیا تھا؟''

ابو معبد کی آواز میں حیرت تھی۔

ام معبد نے عقیدت واحترام سے بھرپور لہجے میں بڑے پیارے انداز میں حلیہ مبارک بیان کرنا شروع کیا!

جس خوبی اور لطافت سے اماں نے حسین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک حلیہ بیان کیا، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، اماں کہنے لگیں:

''چہرہ تاباں، اخلاق پاکیزہ اور سنہرے بڑے سر نے آپ کو بوجھل نہیں کیا اور چھوٹے سر نے آپ کو عیب دار نہیں کیا، قامت وصورت حسین وجمیل، آنکھیں فراخ اور سیاہ، بال کافی اور کالے، آواز جاندار، گردن مسطح، خوبصورت، سرمگیں، بلند قامت، اقران (جس کی بھویں آپس میں ملی ہوں) خوب سیاہ بال والے، جب وہ خاموش ہوتے ہیں تو وقار چھا جاتا ہے۔ اور جب کلام فرماتے ہیں تو حسن طاری ہو جاتا ہے، تمام لوگوں سے زیادہ جمیل، دور سے دیکھو تو زیادہ خوبصورت اور قریب سے دیکھو سب سے زیادہ حسین اور جمیل، شیریں کلام، بزرگ، جن کی زبان پر فضول اور واہیات باتیں نہیں آتیں...... کلام کیا ہے، پروئے ہوئے جواہرات وموتیوں کی لڑیاں جو ترتیب سے گرتی ہوں، کوئی آنکھ ان میں پستہ قدی کا عیب نہیں نکال سکتی اور نہ لمبے قد کا نقص تلاش کر سکتی ہے، وہ دو شاخوں کے درمیان ایک ایسی شاخ ہے جو سب سے زیادہ تر وتازہ اور حسین ہے، اس کے رفقاء اسے گھیرے رہتے ہیں، جب وہ بات کرتا ہے تو وہ سنتے ہیں، اور جب حکم کرتا ہے تو فوراً تعمیل کرتے ہیں، مخدوم اور مطاع ہے، نہ تنگ نظر ہے اور نہ بے مغز۔''

اس قدر تفصیل سے ام معبد رضی اللہ عنہا نے حلیہ مبارک بیان فرمایا، یہ دلیل ہے اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں کافی دیر قیام فرمایا ہوگا، ورنہ دو چار منٹ کی مجلس میں کوئی تھوڑی اتنی خوبیاں گنوا سکتا ہے۔

یہ سن کر ابو معبد حسرت وافسوس بھرے لہجے میں کہنے لگے۔

''قسم بخدا یہ تو وہی صاحب قریش ہیں، جن کا تذکرہ اکثر ہم نے سنا ہے اگر میں ان سے ملتا تو ان کا ساتھ دینے کی درخواست کرتا۔''

ام معبد کے خیمے میں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد یہ قافلہ پھر سوئے مدینہ روانہ ہوا۔ راستہ میں بریدہ اسلمی سے سامنا ہوا جو ستر آدمیوں کے ساتھ آپ کی تلاش میں تھا مگر وہ بھی مسلمان ہوا اور اس کے تمام ساتھی بھی اسلام لے آئے۔

یہ مختصر سا قافلہ، دنیا جس کا پوری قوت سے پیچھا کر رہی تھی مگر اس کے نزدیک پہنچ کر بھی اسے چھو نہیں سکتی تھی، یہ قافلہ تمام طاغوتی طاقتوں سے بچتا اور رحمت حق و قدرت خداوندی کی سینکڑوں نشانیوں کو دیکھتا ہوا مدینہ سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔

(جاری ہے)

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گارڈن کے ساتھی قاری سلمان کے والد جناب داد محمد، حلقہ سولجر بازار کے کارکن حافظ محمد انس کے والد الطاف صاحب اور حلقہ عیدگاہ کے ورکر حافظ عثمان کے والد حاجی محمد اسماعیل انتقال کر گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی کامل مغفرت فرمائیں اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے باتوفیق قارئین سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:۱۰

حافظ محمود راجا، سجاول

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند بقدر اعتدال تھی، ضرورت سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سویا کرتے تھے اور نہ قدر ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو سونے سے باز رکھا کرتے تھے، یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی، کبھی رات میں سو جاتے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتے اس کے بعد پھر سو جاتے، اس طرح چند بار سوتے اور اٹھتے تھے، اس صورت میں یہ بات درست ہے کہ جو نیند میں دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا، اور جو بیدار دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا۔ (زادالمعاد مدراج النبوۃ)

حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اماں عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا، جس کو دوہرا کر کے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھا دیا کرتے تھے ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اسے چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو ذرا زیادہ نرم ہو جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دریافت فرمایا کہ رات کو میرے لئے کیا چیز بچھائی تھی؟ میں عرض کیا وہی روزمرہ والا بستر تھا، رات کو اس کو چوہرا کر دیا تھا تا کہ زیادہ نرم ہو جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پہلے ہی حال میں رہنے دو، اس کی نرمی رات کو تہجد میں اٹھنے سے مانع ہوئی۔

(شمائل ترمذی)

اکثر احادیث میں وارد ہے کہ بستر کبھی ٹاٹ کا ہوتا تھا، کبھی صرف بوریا ہوتا تھا، متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہے کہ صحابہ کرامؓ جب نرم بستر بنانے کی درخواست کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دنیاوی راحت و آرام سے کیا کام، میری مثال تو اس راہ گیر کی سی ہے جو چلتے چلتے راستے میں ذرا آرام لینے کے لئے کسی درخت کے سائے کے نیچے بیٹھ گیا ہو اور تھوڑی دیر بیٹھ کر آگے کو چل دیا ہو۔ (خصائل نبوی)

حضرت اماں عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا کہ عبا بچھا رکھی ہے، انہوں نے ایک بستر میں جس میں اون بھری ہوئی تھی تیار کر کے میرے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیج دیا، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس کو رکھا ہوا دیکھا، دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنوا کر بھیجا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو واپس کر دو، مجھے وہ اچھا لگا تھا، اس لئے دل نہ چاہا کہ اسے واپس کر دوں، مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کرنے پر اصرار فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو اللہ جل شانہ میرے لئے سونے اور چاندی کے پہاڑ چلتے ہوئے کر دیں، اس ارشاد پر میں نے وہ بستر واپس کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر آرام فرما رہے تھے، جس کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر ظاہر ہو رہے تھے، میں یہ دیکھ کر رونے لگا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قیصر و کسریٰ تو ریشم اور مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بوریئے پر، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں رونے کی کوئی بات نہیں ان کے لئے دنیا میں سب کچھ ہے اور آخرت میں کچھ نہیں اور ہمارے لئے آخرت میں سب کچھ ہے۔ (خصائل نبوی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے رب نے مجھ پر یہ پیش کیا کہ میرے لئے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے،

میں نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے تو یہ پسند ہے کہ ایک دن سیر ہو کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں تا کہ جب بھوکا رہوں تیری طرف زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب پیٹ بھروں تو تیرا شکر کروں، تیری تعریف کروں۔ (ترمذی)

ازواج مطہراتؓ کی بعض باتوں کی وجہ سے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی تھی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جاؤں گا، تا کہ ان کو تنبیہ ہو اور علیحدہ اوپر ایک حجرہ میں قیام فرمایا تھا، لوگوں میں یہ شہرت ہوگئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو طلاق دے دی، حضرت عمرؓ اس وقت اپنے گھر میں تھے جب یہ خبر سنی تو دوڑے ہوئے تشریف لائے، مسجد میں دیکھا کہ لوگ متفرق طور پر بیٹھے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رنج اور غصہ کی وجہ سے رو رہے ہیں، ازواج مطہراتؓ بھی سب اپنے اپنے گھروں میں رو رہی ہیں، اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے، وہ بھی اپنے مکان میں رو رہی تھیں، فرمایا کہ اب کیوں رو رہی ہے؟ کیا میں ہمیشہ اس سے ڈرایا نہیں کرتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی کوئی بات نہ کیا کر، اس کے بعد مسجد میں تشریف لائے، وہاں ایک جماعت منبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی، تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہے، مگر شدت رنج سے بیٹھا نہ گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ تشریف فرما تھے وہاں پر تشریف لے گئے اور حضرت رباحؓ ایک غلام کے ذریعے جو کہ دوباری کے زینہ پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے، اندر حاضری کی اجازت چاہی۔ انہوں نے حاضر خدمت ہو کر حضرت عمرؓ کے لئے اجازت مانگی، مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، کوئی جواب نہیں دیا، حضرت رباحؓ نے آ کر یہی جواب حضرت عمرؓ کو دے دیا کہ میں نے عرض کر دیا تھا، مگر کوئی جواب نہیں ملا، حضرت عمرؓ دوبارہ منبر کے پاس آ بیٹھے لیکن بیٹھا نہ گیا، تو پھر تھوڑی دیر میں حاضر ہو کر حضرت رباحؓ کے ذریعے اجازت چاہی، اس طرح تین مرتبہ پیش آیا کہ یہ بیتابی سے غلام کے ذریعہ اجازت حاضری کی مانگتے، ادھر سے جواب میں سکوت اور خاموشی ہی ہوتی، تیسری مرتبہ جب لوٹنے لگے تو حضرت رباحؓ نے آواز دی اور کہا کہ تمہیں حاضری کی اجازت ہوگئی، حضرت عمرؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں، جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں ہے، اس وجہ سے جسم اطہر پر بوریئے کے نشانات بھی ابھر آئے ہیں، خوبصورت بدن پر نشانات صاف نظر آیا ہی کرتے ہیں اور سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے، میں نے سلام کیا اور سب سے اول تو یہ پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، اس کے بعد میں دل بستگی کے طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے، مگر جب مدینہ آئے تو دیکھا کہ انصار کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں، ان کو دیکھ کر قریش کی عورتیں بھی ان سے متاثر ہوگئیں اس کے بعد میں نے ایک آدھ بات اور بھی کہی جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے انور پر تبسم کے آثار ظاہر ہوئے، میں نے دیکھا کہ گھر کا کُل سامان یہ تھا، تین چمڑے بغیر دباغت دیئے ہوئے اور ایک مٹھی جو ایک کونے میں پڑے ہوئے تھے، میں نے ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھا تو مجھے اس کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آیا، میں یہ دیکھ کر رو دیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہ روؤں کہ یہ بوریئے کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر ظاہر ہو رہے ہیں اور گھر کی کُل کائنات یہ ہے جو کہ میرے سامنے ہے، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بھی وسعت ہو، یہ روم اور فارس جو کہ بے دین ہونے کے باوجود کہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے، ان پر تو یہ وسعت، یہ قیصر و کسریٰ تو باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول اور اس کے خاص بندہ ہو کر یہ حالت؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے لیٹے تھے، حضرت عمرؓ کی یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے عمر! کیا اب تک اس بات کے اندر شک میں پڑے ہوئے ہو، سنو، آخرت کی وسعت دنیا کی وسعت سے بہت بہتر ہے، ان کفار کو طیبات اور اچھی چیزیں دنیا میں ہی مل گئیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے استغفار کیجئے کہ واقعی میں نے غلطی کی۔

(فتح، حکایاتِ صحابہ، مولانا محمد زکریا سہارنپوریؒ)

(جاری ہے)

الاربعین فی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسری قسط

تالیف وترتیب: حضرت مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ

آنحضرت ﷺ کے بعد غیر تشریعی نبی بھی نہیں:

حدیث نمبر:-۵

’’عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِیٍّؓ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسیٰ اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔‘‘ (بخاری، ج:۲،ص:۶۳۳،مسلم، ج:۲،ص:۲۷۸)

ترجمہ: ... ’’حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون (علیہ السلام) کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی۔ مگر (اتنا فرق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (اسی لئے تم بھی نبی نہیں ہو)۔‘‘

فائدہ: ... آنحضرت ﷺ نے جب غزوۂ تبوک میں جانے کا ارادہ فرمایا تو چاہا کہ حضرت علیؓ کو مدینہ منورہ میں چھوڑ جاؤں تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: اگر آپ مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے تو لوگ کیا کہیں گے کہ جہاد چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے پیچھے قوم کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ اسی طرح میں بھی اپنی نیابت اور قائم مقامی کے لئے تمہیں مقرر کرتا ہوں۔ مگر اتنا فرق ضرور ہے کہ وہ نبی تھے تم نبی نہیں ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت (حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت نبوت کی طرح) خلافت نبوت نہیں تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو نبوت ملتی تو آپ ﷺ کے اتباع ہی کی بدولت ملتی۔ مگر آپ ﷺ نے تو اس احتمال کی کلی طور پر نفی فرمادی۔ رحمت عالم ﷺ کے بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ نبی نہیں بن سکتے تو قادیان کا دہقان غلام احمد قادیانی نبی کیسے بن سکتا ہے۔

نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی نبوت، شریعت مستقلہ کے ساتھ نہیں تھی بلکہ شریعت موسویہ کے تابع اور احکام تورات کی تبلیغ کے لئے تھی۔ حضور ﷺ کے بعد اب غیر تشریعی بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی غیر تشریعی نبوت کو جاری قرار دے کر اپنی خودساختہ نبوت کی بنیاد اس حدیث پر رکھنا چاہتا ہے، لیکن اس حدیث کی رو سے یہ بھی ختم اور منقطع ہوچکی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے:

حدیث نمبر:-۶

’’عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ۔‘‘ (ترمذی، ج:۲،ص:۲۰۹، کنزالعمال، ج:۱۱،ص:۵۷۸)

ترجمہ: ... ’’حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطابؓ ہوتے۔‘‘

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی فطرت کو نبوت سے بہت زیادہ مناسبت تھی اور بلسان نبوی آپؓ میں کمالات نبوت، اور نبوت کی استعداد وصلاحیت موجود تھی۔ مگر بایں ہمہ انہیں عہدۂ نبوت نہیں دیا گیا۔ کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم کردیا گیا ہے۔

نیز حدیث میں ’’لوکان‘‘ ہے جو عربی زبان میں اسی غرض کے لئے آتا ہے کہ شرط موجود نہ ہونے کی وجہ سے مشروط بھی موجود نہیں، یعنی جب سلسلۂ نبوت منقطع ہے تو اب عہدۂ نبوت کسی کو نہیں ملے گا۔ سیدنا عمرؓ میں بالقوۃ نبی بننے کے اوصاف موجود ہیں، مگر بالفعل اس لئے نبی نہیں بن سکتے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد اگر سیدنا عمرؓ نبی نہیں ہوسکتے تو دجال قادیانی کیسے نبی ہوسکتا ہے؟

(جاری ہے)

بقیہ:......حقوقِ نسواں اور اعتدال کی راہ

معاشرہ کے اندر پھیلی ہوئی ہیں اور وہی باعث ہے عورتوں کی حق تلفی اور ان کے استحصال کا۔ حالانکہ اسلام نے تو تمام حقوق دیئے ہیں لیکن معاشرہ میں اسلام کے مکمل نفاذ نیز اعتدال پسندی کا عنصر نہ ہونے کی وجہ سے نوبت بایں جارسید کہ اب باقاعدہ دن مناکر اور جلسے جلوس کر کے عورت کے حقوق کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ عورتوں کا دن منانا اور اس کے لئے جلسے جلوسوں کا انعقاد پہلے پہل امریکا و یورپ میں تھا، اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ جدید تہذیب کے علمبردار کہلانے والے ممالک عورتوں کی حق تلفی میں کس قدر آگے تھے کہ ان کی عورتوں کو اپنے حقوق کے لیے گھروں سے باہر نکلنا پڑا۔ جب کہ مسلم معاشرہ میں اس کا تصور تک نہیں تھا، کیونکہ باوجود چند خرابیوں اور زیادتیوں کے مسلم معاشرہ میں عورت کا مقام و مرتبہ یورپ کی عورت سے اچھا ہی تھا۔ لیکن اب رفتہ رفتہ یہ چیز مسلم معاشرہ میں بھی نفوذ کرتی جارہی ہے اور خواتین اپنے حقوق کے نام پر گھروں سے باہر نکلی جارہی ہیں۔ ہمارے خیال میں یہاں مرد و عورت دونوں کو اپنا احتساب کرنے اور اپنے حقوق و فرائض کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہم ''امت وسط'' اعتدال والی امت ہیں۔ اسلام اعتدال پسند دین ہے، افراط و تفریط ہر جگہ بری ہوتی ہے، اس لئے یہاں بھی اعتدال سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ حقوق نسواں کے لئے اقدامات ضرور کئے جائیں لیکن اس کے لئے اعتدال کی راہ کیا ہونی چاہئے، یہ ملحوظ رہے۔ بعض خاندانوں اور برادریوں میں عورت کو کم حیثیت سمجھنا، پردہ کی آڑ میں تعلیم پر مکمل پابندی لگا دینا، وراثت سے محروم کرنا، کم عمری میں شادی اور عورت کی پسند کا خیال نہ رکھنا، جنسی ہراسانی اور زنا، غیرت کے نام پر قتل، قرآن سے شادی، ساس بہو کے جھگڑے میں عورت کا استحصال، بیٹی کی پیدائش پر خوش نہ ہونا یا کم خوش ہونا، ملازمت پیشہ خواتین کو ہراساں کرنا وغیرہ جہاں ایک طرف افراط ہے تو آزادئ اظہار رائے اور عورتوں کے حقوق کے نام پر اسلام کے خلاف بغض نکالنا، مادر پدر آزادی کا فروغ، ہم جنس پرستی کی حمایت، مغربی تہذیب عام کرنا، مخلوط تعلیم وغیرہ دوسری جانب تفریط ہے۔ افراط و تفریط کی ان پُرخطر گھاٹیوں کے درمیان سے اعتدال کی راہ گزرتی ہے، جو تمام مظلوموں کے حق میں آواز بلند کرنے، باپردہ ماحول میں عورت کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے، وراثت میں ان کا حصہ دینے، بیٹے کی طرح بیٹی کی پیدائش پر بھی خوش ہونے، بچی کی شادی میں اس کی رائے کا خیال کرنے، عورت پر کسی قسم کا ظلم نہ کرنے، اخلاقی کوتاہی کا شکار عورت کو مارنے کی بجائے اسے الگ کردینے، اولاد کے حصول میں بیوی کی صحت کا خیال کرنے، میاں بیوی کے ازدواجی حقوق کی ادائیگی میں دونوں کی منشا پر چلنے، جنسی زیادتی کے مرتکب ہر مجرم خواہ وہ قریبی عزیز ہو یا مذہبی بہروپیا، کو سزا دلانے وغیرہ امور پر مشتمل ہے۔

قرآن کریم میں جہاں عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور محرم و غیر محرم کا فرق بتلایا گیا ہے، وہاں مردوں کو بھی اپنی نگاہیں جھکانے کا درس دیا گیا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں جیسے عورتوں کی فحاشی و بے حیائی پر غیرت آتی ہے، اسی طرح مردوں کے بدنظری کرنے کو بھی قبیح جاننا چاہئے۔ اگر دونوں معاملات میں برابر غیرت کا مظاہرہ ہو تو امید ہے کہ برتری و فوقیت کی یہ جنگ ختم ہوجائے گی۔ ایسے ہی یہ بھی جان لینا چاہئے کہ اگر آج ہر کوئی اپنا حق مانگنے کی بجائے اپنے ذمہ دوسرے کا حق ادا کرنے کی فکر کرے تو کبھی کسی کو اپنے حق کا مطالبہ نہیں کرنا پڑے گا۔

عورتوں کے حقوق پر نام نہاد عورت مارچ کرنے والے بھی جان لیں کہ ہمارے لئے قرآن و سنت میں اس قدر راہنمائی موجود ہے کہ ہمیں اس کے لئے مغرب کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں، اس لئے مغربی طور طریقے اپنانے کی بجائے قرآن و سنت سے راہنمائی پائیں تو ہی دنیا میں عزت سے جی پائیں گے اور آخرت میں کامیابی کا حصول ممکن ہوگا، ورنہ عورت مارچ کے نام پر دہائیوں سے مہم چل رہی ہے جو آج بھی وہیں کھڑی ہے جہاں سے چلی تھی:

چل چل کے پھٹ چکے ہیں قدم اس کے باوجود
اب تک وہیں کھڑا ہوں جہاں سے چلا تھا میں

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کی

تحفظ ختم نبوت کے لئے خدمات

تیسری قسط

مولانا محمد قاسم، کراچی

حضرت جلال پوری شہیدؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوئے تو ایسے دل و جان سے کہ اپنا اوڑھنا بچھونا اسی کو بنالیا۔ آپ مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن تھے اور پابندی کے ساتھ شوریٰ کے اجلاس میں شرکت فرماتے۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی امارت پر بھی فائز تھے، چنانچہ بلاناغہ دفتر ختم نبوت (پرانی نمائش) تشریف لاتے اور یہاں تشریف فرما ہوکر اپنے تمام تر کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ معمولات کے ایسے پابند تھے کہ خواہ کتنا ہی طویل سفر طے کرکے آئے ہوں، سفرحج ہو یا عمرہ، ملکی سفر ہو یا غیرملکی سفر، آپ جوں ہی گھر پہنچتے تو فوراً ہی دفتر ختم نبوت جانے کی تیاری شروع فرمادیتے۔ گھر والے اصرار کرتے کہ تھکے ہوئے ہیں، آرام کرلیں۔ مگر آپ بہرصورت دفتر تشریف لے جاتے تھے۔ اسی طرح ہڑتال ہونے کی صورت میں بھی آپ دفتر سے ناغہ نہ کرتے، اگر دفتر کے راستے سے کوئی جلوس گزر رہا ہوتا تو مسلسل دفتر رابطہ کرکے صورت حال معلوم کرتے رہتے کہ جلوس چلا گیا اور راستہ کھل گیا یا نہیں؟ اگر جواب ہاں میں ملتا تو آپ پھر دفتر تشریف لے جاتے۔ غرض یہ کہ آپ نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اپنے شیخ و مرشد حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی مسند کو اپنے دم سے بھرپور آباد رکھا اور اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ آپ دفتر ختم نبوت میں اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ ختم نبوت کا اداریہ لکھتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر مرتب فرماتے اور کمپوزنگ کرواکر طباعت کی نگرانی فرماتے، اس طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشرواشاعت میں اپنا بھرپور کردارادا کرتے تھے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کا اداریہ لکھنا ایک مستقل ذمہ داری ہے، چونکہ آپ پر دیگر مصروفیات کا بھی بار تھا اور کوئی لمحہ فارغ نہیں گزارتے تھے بلکہ وقت ضائع کرنے کے تو سخت خلاف تھے، اس لئے ہفت روزہ کا اداریہ لکھنے کی ذمہ داری نبھانا آسان نہیں تھا، لیکن جب اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ خدمت آپ کے سپرد کی تو نہ صرف اسے نبھایا بلکہ اپنی تحریروں کے بانکپن سے رسالہ کو چار چاند لگادیئے اور تادم شہادت یہ ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ آپ نے یہ ذمہ داری مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کی شہادت کے بعد سے نبھانا شروع کی، جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے آپ کے نام درج ذیل مکتوب لکھا:

''مخدومی حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا ابتدائیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف صاحب شہیدؒ اپنی نگرانی میں لکھوایا کرتے تھے اور ان کے بعد برادر محترم مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ خود لکھا کرتے تھے، ہم یتیم ہوئے، ہمارے ساتھ ہفت روزہ بھی یتیم ہوگیا، اس خاموش یتیم کے سر پر ہاتھ رکھیے، اللہ تعالیٰ آپ کو عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب فرمائیں، آمین!

والسلام''

(بینات، شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۵۴۹)

آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مالی معاونت میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ ضلع ملیر کے علاقہ شاہ لطیف ٹاؤن میں مسجد و مرکز کے لئے جگہ کی فراہمی اور وہاں تعمیرات کے سلسلہ میں تعاون فرماتے رہے (جہاں اب عظیم الشان جامع مسجد اقصیٰ، ساتھ مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت اور علاقائی دفتر شب و روز مصروفِ عمل ہیں۔ مدرسہ میں دمِ تحریر پانچ سو سے زائد طلبہ و طالبات اور بڑی عمر کی خواتین تجوید، قرآن و حدیث و فقہ کی تعلیم کے علاوہ

عصری تعلیم کے حصول میں مصروفِ عمل ہیں)۔ ضلع کورنگی کے علاقہ شاہ فیصل کالونی میں قادیانی ارتدادی سرگرمیاں بڑھ گئیں اور اہلِ محلّہ کی خواہش ہوئی کہ یہاں ختم نبوت کے کام کے لئے مستقل جگہ لینی چاہئے تو آپ نے اس ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے گرین ٹاؤن کے علاقہ میں ایک جگہ اپنے وسائل سے خرید فرمائی، اپنی نگرانی میں اس کا نقشہ بنوا کر تعمیرات کا کام شروع کروایا، آج وہاں عظیم الشان ''خاتم النبیین مسجد'' اور مسجد میں حفظ و ناظرہ کا مدرسہ، نیز علاقائی دفتر کام کر رہا ہے۔ مولانا امان اللہ خالدی صاحب بتاتے ہیں:

''ایک بار گوادر کا سفر طے پایا اور سفر کا مقصد یہ تھا کہ گوادر کی بندرگاہ کا بہت ہی چرچا ہو رہا تھا اور اسٹیٹ ایجنسی والے حضرات اس کو ''دبئی ثانی'' بنا کر پیش کر رہے تھے، حضرت کا خیال تھا کہ ایک جدید شہر کی جدید بندرگاہ میں یقیناً یہود و نصاریٰ اپنے اڈے بنائیں گے اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ قادیانی بھی اپنے پنجے گاڑیں گے تو وہاں کیوں نہ ''ختم نبوت'' کے لئے جگہ لی جائے۔ چناں چہ بھائی ریاض، مولانا طیب لدھیانوی اور حضرت کے بڑے بھائی مولانا رب نواز صاحب وغیرہم اس سفر میں شریک تھے اور گوادر میں ختم نبوت کی مسجد اور مرکز کا افتتاح ہوا اور حضرت کے اصرار پر بندہ ناچیز نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔''

(بینات، شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۷۳۲)

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ جہاں خود ساری زندگی محاذ ختم نبوت پر برسرِ پیکار رہے، وہیں آپ دیگر احباب کو تیار کرنے کے لئے بھی کوشاں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ دارالافتاء ختم نبوت کے رفقاء اور مفتیان کرام کو تحریری میدان کے لئے تیار رکھنے کی ہمہ وقت کوششیں فرمایا کرتے۔ آپ کی چاہت ہوا کرتی تھی کہ کسی فرد کا کوئی وقت ضائع نہ گزرے۔ آپ فرماتے تھے کہ:

''کتاب دیکھنے کا ذوق بھی بناؤ۔ مولویوں کو صرف درسی کتاب ہی دیکھنا ہوتی ہے، اس کے علاوہ کسی کتاب کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج علم ختم ہوتا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی ہے تو اس کا شکر ادا کرو، کہیں اس کا بھی کل قیامت کے دن جواب نہ دینا پڑ جائے۔''

آپ اکثر علماء و طلبا کو نصیحت فرماتے:

''میاں! تقریر اور تحریر میں کمال پیدا کرو، مولویوں کے پاس احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے یہی دو بہترین ہتھیار ہیں، جنہیں وہ اسلام کے دفاع کے لئے بہتر طور پر استعمال کر سکتے ہیں، اس لئے اس میں خوب مہارت حاصل کرو۔''

کبھی فرماتے: ''لکھنا سیکھو لو، ایک وقت آئے گا، ہم نہیں ہوں گے اور تمہیں یہ کام کرنے پڑیں گے۔''

''دیکھو! لوگ اسلام کے خلاف، دین کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف کس ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہیں، انہیں ذرا شرم اور عار محسوس نہیں ہوتی، اسی طرح اسلام اور حق کے خلاف لکھتے ہوئے بھی وہ ذرا نہیں کانپتے اور نہ ہی ڈرتے ہیں تو پھر تمہیں حق بات کہتے ہوئے اور لکھتے ہوئے کیوں شرم آتی ہے؟ جب لوگ جھوٹ کہتے ہوئے نہیں شرماتے، تو ہمیں بدرجۂ اولیٰ حق کہتے ہوئے نہیں شرمانا چاہئے۔''

حضرت جلال پوری شہیدؒ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ کس قدر گہری وابستگی رکھتے تھے، اس کا اندازہ آپ کے ایک مکتوب سے لگایا جا سکتا ہے جو اپنے ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ آپؒ کے ایک مرید کے سامنے کسی تبلیغ سے تعلق رکھنے والے بھائی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے لوگوں پر تنقید کی تھی، آپؒ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اس بے چارے نے کلمہ ہی تبلیغ سے سیکھا ہے تو وہ یہی کہے گا۔ اگر اس کو ختم نبوت کا معنی و مفہوم آتا ہوتا تو وہ سمجھ سکتا کہ ختم نبوت تمام دین کی جان ہے، اس پر گیارہ سو صحابہ کرامؓ نثار ہوئے، جن میں سات سو حفاظ اور ستر بدری۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا: نبوت کے خلاف بغاوت پر کوئی صلح نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ چاہتے تو تبلیغ کا کام جاری رکھتے اور مسیلمہ کذاب سے معارضہ ہی نہ کرتے، مگر انہوں نے امت کو اس کام کی اہمیت بتلانے کے لئے اتنا بڑا اقدام کیا۔ بہرحال! ایسے لوگ معذور ہیں، خاموشی ہی بہتر ہے۔''

(بینات، شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۳۴۴)

ایک مکتوب میں ختم نبوت کے کام کے بارہ میں لکھا:

''ختم نبوت کی دعوت دینا، علاقہ

کے لوگوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کرنا، قادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ کی حسن سلیقہ سے دعوت چلانا، ناواقف لوگوں کو قادیانی کفر کی قباحت بیان کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور علو مقام سے آگاہ کرنا، لٹریچر بانٹنا اور ہر قسم کے کام کے لئے موقع آنے پر تیار رہنے کا عزم کرنا، سب اسی قبیل میں ہیں۔‘‘

(بینات، شہید ناموسِ رسالتؐ نمبر، ص:۳۵۱)

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ جہاں ساری زندگی فتنۂ قادیانیت، فتنۂ گوہر شاہی وغیرہ سے برسرِ پیکار رہے، وہیں آپ آخری ایام حیات میں جھوٹے مدعی نبوت یوسف علی کذاب ملعون کے چیلے زید زمان عرف زید حامد کے فتنہ سے بھی نبرد آزما رہے۔ زید حامد، یوسف کذاب کا پیروکار تھا۔ وہ کذاب کو جیل ہوجانے اور پھر اس کے جیل ہی میں قتل ہوجانے کے بعد روپوش ہوگیا اور ایک طویل عرصہ غائب رہا، پھر وہ اچانک ابھرا اور ٹیلی ویژن پر دین اسلام، وطن پاکستان، جہاد وغیرہ کے بارہ میں جذباتی باتیں کر کے لوگوں کو متأثر کرنے لگا، چونکہ ایک طویل عرصہ غائب رہنے کی وجہ سے پرانے لوگ اس کا ماضی بھلا چکے تھے اور نئی جوان ہوتی نسل اس کے ماضی کے بارہ میں بالکل بے خبر تھی، اس لئے دین پسند عوام اس سے بہت متأثر ہونے لگے اور اس کے چاہنے والوں کا دائرہ بڑھنے لگا۔ یہ درحقیقت وہی طریقۂ واردات تھا جو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنایا تھا، اس نے بھی دعویٰ نبوت سمیت مختلف دعاوی ایک دم نہیں کئے بلکہ شروع شروع میں خود کو مناظر اسلام کے روپ میں پیش کر کے اور اسلام کے دفاع وحقانیت میں مضامین لکھ کر اپنے گرد عوام کا ایک جم غفیر اکٹھا کرلیا، پھر جب اس نے دیکھا کہ اس کے چاہنے والے اس کی ہر بات کی تائید وتصدیق کرتے جارہے ہیں تو اس نے تدریجاً مختلف دعاوی کرنا شروع کئے، بالآخر نبوت کا دعویٰ کیا اور دین اسلام میں تحریف کا مرتکب ہوا، یوں اس کا فتنہ مسلمانوں کے ایمانوں کے لئے سم قاتل ثابت ہوا۔

بعینہٖ طریقہ زید حامد نے اختیار کیا، چونکہ وہ جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب کا مرید رہ چکا تھا اور پھر ایک طویل زمانہ روپوش رہنے کے بعد اچانک منظر عام پر آیا تھا، اس نے یوسف کذاب سے برأت کا اور اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان بھی نہیں کیا تھا، پھر وہ اپنی چکنی چپڑی باتوں سے عوام کے قلوب اپنی طرف متوجہ کرنا شروع ہوگیا، جس سے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ یہ بھی مسلمانوں کے ایمانوں کے لئے آگے چل کر خطرناک ثابت نہ ہو، اس لئے حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ نے اس بہروپیے کو بے نقاب کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آپ نے ’’راہبر کے روپ میں راہزن‘‘ کے زیرعنوان ایک تفصیلی کتابچہ میں زید حامد کے ماضی، جھوٹے مدعی نبوت یوسف کذاب سے اس کے مراسم اور اس کے ایمان کش عزائم کے بارہ میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ (جاری ہے)

انتقالِ پُر ملال

بھکر (مولانا محمد اشفاق، خادم ختم نبوت) ۲۰ رفروری ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ بعد نمازِ عصر ہمارے تایا جان ماسٹر مشتاق احمد صاحب لغاری بلوچ ۶۷ برس کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ واسکنہ الفردوس۔ تایا جان انتہائی کریم النفس اور شریف الطبع انسان تھے، ساری زندگی صوم وصلوۃ، تلاوت، ذکرواذکار اور اعمال صالحہ کے پابند رہے۔ بیعت کا تعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے تھا۔ نظریاتی طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہے۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کے زمانے میں جیل میں گئے۔ یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر والوں کے ہمراہ قید کاٹی، اب اس عمر میں بھی جمعیت علماء اسلام کی رضا کار تنظیم انصار الاسلام کے ساتھ بطور رضا کار ڈیوٹی دیتے تھے، ناموس رسالت ملین مارچوں میں بھی ڈیوٹی دیتے رہے، ہمارے دادا جان مرحوم چناب نگر کانفرنس میں ہر سال پابندی کے ساتھ جاتے رہے، اب والد صاحب مدظلہ کا بھی یہی معمول ہے، اس طرح گھر میں تایا جان کو رکنا پڑتا، مگر گزشتہ سے پیوستہ سال اصرار کر کے چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی، کہتے تھے کہ جب چنیوٹ میں کانفرنس ہوتی تھی تو میں ہر سال جایا کرتا تھا، اب بھی مجھے جانے دو۔ اچھی صحت تھی، ایک دن بیمار رہ کر ۲۰ رفروری ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ ڈسٹرکٹ ہسپتال بھکر میں وفات پائی۔ اگلے دن جمعیت علماء اسلام تحصیل دریا خان کے امیر حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب کی اقتدأ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ قارئین کرام سے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ بہت مبارک عمل ہے: مولانا اللہ وسایا

کراچی کے مختلف اضلاع میں تحفظ ناموس رسالت کنونشن میں خطاب

رپورٹ: مولانا محمد رضوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ضلعی سطح پر تحفظ ختم نبوت کانفرنسز اور تحفظ ناموس رسالت کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ ان پروگراموں کو رونق بخشنے کے لئے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ملتان سے خصوصی طور پر ایک ہفتہ کے لئے تشریف لائے۔

الحمدللہ! ایک ہفتہ میں کراچی کے مختلف اضلاع میں متعدد پروگرام منعقد کئے گئے، جن کی مختصر روئیداد درج ذیل ہیں:

ا:... ۱۵ر فروری: بعد نماز عشاء جامع مسجد خلفاء راشدین لیاری میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بلال مسجد کے امام مولانا اظہر کی تلاوت سے ہوا، حمد و نعت کی سعادت حافظ حذیفہ قاسمی نے حاصل کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے بڑی دلیری کے ساتھ قانون تحفظ ناموس رسالت کی چوکیداری کی ہے۔ الحمدللہ! آج بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے اپنی ہمت و بساط کے مطابق مبلغین ختم نبوت اوران کے رفقاء اپنے اکابرین کی سرپرستی میں کام کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ دورِ نبوت سے آج تک مسلمانوں کی تاریخ گواہ ہے کہ اس امت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام مشکلات و آزمائش کے باوجود کسی جھوٹے مدعی نبوت سے کبھی کمپرومائز نہیں کیا۔ آج بھی ضرورت ہے کہ فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے آپ حضرات اپنا کردار ادا کریں۔

مولانا محمد کلیم اللہ نعمان نے کانفرنس میں تشریف لانے والے مہمان حضرات اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ الحمدللہ! لیاری کے عوام علماء کرام کی راہنمائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے پُرجوش عزم و جذبہ رکھتے ہیں۔

۲:... ۱۶ر فروری: شام ۵ بجے فارابی کوچنگ سینٹر شاہ فیصل کالونی کے طلبا و طالبات میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا بیان ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس امت کا اعزاز ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں حضور اقدس امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ آج کفر ہمارے نوجوانوں کو اپنے شکنجے میں جکڑنا چاہتا ہے، ان حالات میں اسلام کو آپ جیسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس ملک میں ختم نبوت کی جو تحاریک چلیں ان میں بھی اسکول و کالج کے نوجوانوں کا اہم کردار رہا ہے، میں آپ دوستوں اور اپنی بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی تعلیمی مصروفیت کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے مبارک عمل میں اپنا حصہ ضرور شامل کریں، آپ کے اس عمل سے ان شاءاللہ! تعلیمی زندگی کو اللہ تعالیٰ چار چاند لگائیں گے۔

۳:... ۱۶ر فروری: بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے زیر اہتمام عظیم الشان علماء کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد خاتم النبیین پتھر روڈ گرین ٹاؤن میں کیا گیا۔ اس موقع پر علماء کرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ حضرات علماء کرام! امت کے ایمان و اعمال کی حفاظت و نگرانی آپ کے کندھوں پر ہے۔ اللہ رب العزت نے منبر و محراب کی نعمت سے ہمیں نوازا ہے، دن میں پانچ وقت اللہ کے بندے ہمارے پاس خود چل کر آتے ہیں ورنہ انہی لوگوں کو جمع کرنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، آپ حضرات خوش نصیب ہیں کہ بغیر کچھ خرچ کئے یہ نعمت ہمیں نصیب ہے، میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ جہاں بیسیوں موضوعات پر دروس و بیانات کرتے ہیں وہاں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے حوالے سے بھی اپنے حلقۂ احباب کو آگاہ کریں۔

کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ حضرات علماء کرام! ہر مہینہ کا کم از کم ایک جمعہ تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھائیں۔ اس عنوان پر حضرات ائمہ کرام کی سہولت کے پیش نظر جماعت کی طرف سے ایک کتاب ’’قادیانیت کا تعاقب‘‘ مرتب کی گئی ہے جو اس موضوع پر تیاری کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ کنونشن میں جامعہ صدیقیہ ناتھا خان کے مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری، مولانا قاسم عبداللہ جامعہ حمادیہ، مولانا سلام اللہ، مولانا سیّد حسین احمد اشرف المدارس، مولانا سیّد صلاح الدین، مولانا عبدالحیٔ مطمئن سمیت بڑی تعداد میں علماء کرام شریک ہوئے۔ اسٹیج سیکریٹری اور تمام انتظامی امور مجلس کے مبلغ مفتی محمد عادل غنی نے اپنے رفقاء کے ساتھ سرانجام دیئے۔

۴:... ۱۷؍فروری: صبح کے وقت مدرسہ سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات النعم ہومز ملیر میں طالبات اور خواتین سے خطاب فرمایا، حضرت مدظلہ نے اپنے بیان میں اسلام کے لئے امہات المومنینؓ کی قربانیوں کا تذکرہ خوبصورت انداز میں کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی۔

بعد نماز مغرب: جامعہ مدینہ نیو کراچی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی فیض الباری مدظلہ کی عیادت کے لئے حضرت مدظلہ ان کے ادارہ تشریف لے گئے، عیادت کی اور ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائی۔

بعد نماز عشاء: اکبری مسجد جامعہ یاسین القرآن نارتھ کراچی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز مدرسہ ہذا کے طالب علم کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے ’’عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر مختصراً مگر پُراثر بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سعادت مند لوگوں کو اس عظیم کام کے لئے قبول فرماتے ہیں، آپ بھی اس سعادت میں شامل ہوجائیں اپنی زندگی میں رب کی رحمتیں اترتی دیکھیں گے۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے تمام تر مصروفیات کے باوجود اس عظیم مشن کی سرپرستی فرمائی اور عملی طور پر اس مبارک کام سے وابستہ بھی رہے۔ آج بھی الحمدللہ! اکابرین امت کی توجہات اور دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے، ہر میدان میں اللہ رب العزت نے ہمیں سرخرو فرمایا ہے۔

کانفرنس کے تمام انتظامات کی نگرانی حضرت مفتی نجم الحسن امروہی مدظلہ کے صاحبزادگان اور مدرسہ کے عملہ نے کی جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ضلعی ذمہ دار حافظ سیّد عرفان علی شاہ اور ان کی ٹیم نے انتظامات بحسن و خوبی سرانجام دیئے۔

۵:... ۱۸؍فروری: دوپہر میں حضرت مولانا مدظلہ جامعہ عربیہ عباسیہ شہزادہ مسجد گرومندر میں سالانہ تقریری مسابقہ میں بطور مہمان خصوصی تشریف لے گئے۔ اساتذہ وطلبا کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضرت نے مسابقہ میں حصہ لینے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ اظہار مافی الضمیر کے لئے ایسے پروگراموں کا ہونا ضروری ہے۔ خطیب کی دیگر خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہئے کہ پانچ منٹ کی بات کو ایک گھنٹہ میں یا ایک گھنٹہ کی بات کو پانچ منٹ میں سمیٹ سکے۔ اسی طرح ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہئے کہ رات کو اللہ رب العزت سے مانگ کر صبح اللہ کے بندوں میں تقسیم کریں، اگر آج ہم دن میں قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے ہیں تو رات کو جب اللہ رب العزت اٹھنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں تو ان کے لئے ہدایت کی دعائیں بھی کرتے ہیں۔

عشاء سے قبل: حضرت اقدس مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ کی عیادت کے لئے خانقاہ اشرفیہ گلشن اقبال حاضری ہوئی۔ مجلس میں موجود حضرات سے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مختصر گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ اہل اللہ کی مجالس، ان کی زیارت وملاقات دین وایمان پر استقامت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس پُرفتن دور میں ایسی مجالس سعادت مند لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں۔

بعد نماز عشاء: جامع مسجد بلال رابعہ سٹی گلستان جوہر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جہاں مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں تین آسمانی مذاہب زندہ ہیں: (۱) یہودیت، (۲) عیسائیت اور (۳) اسلام۔ ان تینوں مذاہب نے واضح طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کہا ہے قربِ قیامت میں اس امت کی مدد ونصرت کے لئے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائیں گے۔ کانفرنس میں علاقہ کے علماء کرام، عوام الناس اور خواتین کی

بڑی تعداد شریک ہوئی۔

۶:...۱۹؍فروری بروز جمعہ: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے خطبۂ جمعہ جامع مسجد زون کمیٹی ہسپتال چورنگی لانڈھی میں دیا۔مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سامعین سے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ بہت مبارک عمل ہے۔تحفظ ختم نبوت ذاتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ ہے۔ تحفظ ختم نبوت براہِ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے مترادف ہے۔اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبولیت سے نوازیں۔اہل ایمان کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔آمین۔

بعد از نماز جمعہ: غرفۃ السالکین گلستان جوہر میں حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن مدظلہ سے ملاقات کے لئے مولانا اللہ وسایا مدظلہ، قاضی احسان احمد مدظلہ اور بھائی محمد عمر تشریف لے گئے۔دونوں حضرات میں محبتوں اور دعاؤں کا تبادلہ ہوا۔

بعد نماز عشاء: سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن میں شرکت ہوئی۔کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء ہوا، تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری افتخار احمد نے حاصل کی، حمد ونعت کے لئے حافظ محمد شاہ رخ کو دعوت دی گئی۔

کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ، مولانا نورالحق مدظلہ نے خطاب فرمایا۔تمام مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت اور قانون تحفظ ناموس رسالت کے تحفظ کا عہد لیا۔مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارا ایمان ہے، ہمارے دین کی بنیاد ہے، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی فیض الحق نے سرانجام دیئے۔کثیر تعداد میں علماء، طلبا اور عوام الناس نے شرکت کی، علاوہ ازیں علاقہ کی معروف شخصیات حافظ محمد نعیم سابق ایم پی اے، شیخ الحدیث قاری محمد حق نواز، مولانا عبدالعزیز، مولانا طالوت، مولانا عبدالستار، مولانا شیر افضل، شفیع الرحمٰن ذیشان، بھائی صابر خان، سیّد محمد شاہ نے شرکت کی۔

۷:...۲۰؍فروری: صبح دس بجے حضرت مولانا محمد فاروق صاحب کی مسجد و مدرسہ میں حاضری اور دعا ہوئی۔گیارہ بجے جامعہ فاروقیہ فیز ٹو میں حضرت مولانا ڈاکٹر عادل خان شہیدؒ کی تعزیت کے لئے حاضری ہوئی۔حضرتؒ کے صاحبزادگان نے استقبال کیا۔حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی حیات و خدمات اور عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان پر طلبا کرام سے مختصر گفتگو کی۔

بعد نماز عشاء: سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس اعظم بستی جامع مسجد اعظم ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز جامعۃ السعید کے طالب علم حافظ عمر فاروق کی تلاوت سے ہوا، حمد و نعت مولوی عبدالجلیل نے پیش کی۔مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانیت بے ساکھیوں پر کھڑی ہے ایک بے ساکھی عوام نے معاشی مدد کی صورت میں دے رکھی ہے، دوسری حکمرانوں نے سرپرستی کر کے، آج مسلمان قادیانیوں کا معاشی بائیکاٹ کردیں ان کی مصنوعات کی خرید و فروخت ترک کردیں اور حکمران ان کی سرپرستی ختم کردیں تو یہ اپنی موت آپ مرجائیں گے۔ افسوس آج مسلمان دکاندار، تاجر ان کا وکیل صفائی بن کر شیزان کمپنی کی مصنوعات کے استعمال پر وکالت کرتا ہے۔حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ قادیانیت اپنے اختتام کی طرف گامزن ہے، وہ دن دور نہیں کہ قادیانیت ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔بڑی تیزی سے قادیانی مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر اسلام کی طرف آرہے ہیں۔ابھی چند دن قبل گوجرانوالہ، پشاور، فیصل آباد، حیدرآباد، خوشاب کے کئی قادیانی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔قادیانی نواز حکمران بھی ہوش کے ناخن لیں، اگر ان سے پہلے حکمران جو طاقت میں ان سے کئی گنا بڑھ کر

بقیہ:.....مجلس عاملہ کا اجلاس

قاری عبدالعزیز سے خریدے گئے پلاٹ کا نقشہ بنوایا اور حسب ضرورت تعمیر کی جائے۔گڈ پور مظفر گڑھ میں اللہ پاک نے مجلس کو ایک ایکڑ پلاٹ عنایت فرمایا ہے۔اس کی چاردیواری اور بھراؤ ڈلوایا جائے، حسب ضرورت تعمیرات ہوتی رہیں گی۔سیپ پور علی پور کے قریب قدیمی قصبہ ہے کسی مخیرّ نے تین کنال زمین مجلس کو وقف کی، انتقال ہوچکا ہے۔انہوں نے مسجد بنوانے کا بھی وعدہ کیا ہے، منتظمہ نے منظوری دی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے ترکی اور جنوبی افریقا میں کام کی ضرورت کا اظہار کیا۔منتظمہ نے کہا کہ کراچی بیرون ملک کام کرنے کے لئے گیٹ وے کی حیثیت رکھتا ہے۔حضرت الامیر دامت برکاتہم اور ان کی جامعہ کے تلامذہ کا وسیع حلقہ ہے۔اس کے لئے کوشش شروع کردی جائے تاکہ مبلغین کی آمدورفت شروع ہوسکے اور آئندہ کام کے لئے راہیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ان ممالک سے آنے والے علماء کرام اور طلبا کو تربیت دی جائے۔ترکی گورنمنٹ کو ای میل کے ذریعے قادیانیوں کے عقائد وعزائم سے باخبر کیا جائے۔

تھے اگر وہ اس ملک سے اسلام، مدارس، علماء کرام اور قانون ناموس رسالت کو ختم نہیں کرسکے تو ان شاء اللہ! یہ موجودہ حکمران بھی ختم نہیں کرسکتے۔ قیامت کی صبح تک اسلام بھی رہے گا، ملک بھی رہے گا، ملت بھی رہے گی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بھی رہے گی۔

کانفرنس میں تنظیم العلماء پاکستان کے جنرل سیکریٹری مولانا قاری اللہ داد، اہل حدیث مکتبۂ فکر کے جیّد عالم دین شیخ احسن سلفی، مولانا محمد بلال، مولانا مسعود الرحمٰن چترالی، مولانا عمر علی شاہ، مفتی مصعب سعید، مولانا نصرمن اللہ، مولانا طیب عثمانی، مولانا عبدالجلیل، مفتی محمد مدنی، قاری عبدالرشید اعظمی سمیت کثیر تعداد میں علماء اورعوام الناس تشریف لائے۔

۸:...۲۱رفروری: صبح ۱۱ بجے درس قرآن ڈاٹ کام پر درسِ ختم نبوت کے عنوان پر نشست ہوئی۔ بعد نماز عصر پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ سے ان کے جامعہ منظور کالونی میں ملاقات فرمائی۔

بعد نماز مغرب: میٹروویل سائٹ اورنگی ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت کنونشن میں شرکت فرمائی۔ کنونشن میں وکلاء، سیاسی شخصیات، اسکول کالج کے اساتذہ کرام، پروفیسرز حضرات کو مدعو کیا گیا تھا۔

کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے تمام سیاسی و دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے اتحاد واتفاق سے جدوجہد کی، قربانیاں دیں، ناموس رسالت قانون بنایا، قومی اسمبلی سے پاس کروایا، آج ہر محاذ پر اس کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ آپ حضرات مختلف شعبۂ ہائے زندگی سے وابستہ ہیں، آپ اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اوراپنے دائرے کار میں اس پیغام کو ضرور عام کریں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔

کنونشن کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے دین کی بنیاد اور اساس ہے، یہ عقیدہ محفوظ رہا تو سارا دین محفوظ رہے گا، اگر یہ عقیدہ کمزور ہوگیا تو سارے دین کی عمارت کمزور ہوجائے گی، فتنۂ قادیانیت اپنی تمام تر توانائیاں، مال و دولت خرچ کرکے مسلمانوں کا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر مرزا قادیانی سے جوڑنا چاہتا ہے۔ ہم بھی آج یہاں سے پیغام لے کر جائیں کہ زندگی کے آخری سانس تک اس عقیدہ کا تحفظ کریں گے۔

کنونشن میں مجلس کے قانونی مشیر منظور احمد میو ایڈووکیٹ، الائنس آف پرائیویٹ ایسوسی ایشن کے علیم قریشی، حنیف جدون، وقار علی برق، آل پرائیویٹ اسکولز مینجمنٹ کے صدر طارق شاہ، عبدالسمیع، پیپلز پارٹی ویسٹ کے جنرل سیکریٹری علی حامد جان نے شرکت کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مجلس کے ضلعی نگران مولانا شعیب کمال، مفتی محمد نے سرانجام دیئے۔

بعد نماز عشاء: سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس اسکاؤٹ کالونی نزد بلال مسجد ختم نبوت چوک میں منعقد ہوئی۔ فخر القرأ قاری محمد ابراہیم کاسی نے اپنی خوبصورت تلاوت سے مجمع کے ایمان کو تازگی بخشی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ہم سچے نبی کے امتی ہیں، قادیانی بھی جھوٹے، نبی بھی جھوٹا، کتاب بھی جھوٹی، مذہب بھی جھوٹا اس کے باوجود تبلیغ کر رہے ہیں، اپنا کفر وارتداد پھیلا رہے ہیں، ہم بھی گھر گھر بلکہ ہر فرد تک یہ پیغام عام کریں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ براہِ راست محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا نام ہے۔ اس وقت روئے زمین کا سب سے بڑا کفر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار ہے۔

اندرون خانہ کوشش کی جارہی ہے کہ اس عقیدہ ختم نبوت سے متعلق متفقہ قانون میں ترمیم کرلی جائے یاد رکھیں اس قانون میں تبدیلی یا ترمیم کرنے والوں کی شکلیں تو بدل سکتی ہیں مگر اس قانون میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اگر آج ان قادیانی نواز افسران کو اپنی کرسی اور اقتدار پر ناز ہے تو رب محمد کی قسم! ہمیں حضور کی غلامی پر ناز ہے۔ کانفرنس کے تمام تر انتظام حلقہ گلشن اقبال کے نگران مولانا عبدالسمیع رحیمی اوران کے رفقاء نے بخوبی سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں حضرات علماء کرام، ائمہ مساجد، بزرگوں، نوجوانوں کے علاوہ خواتین کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ مولانا سلطان محمود، مفتی عبدالحمید، مولانا عبدالحیٔ مطمئن، مولانا محمد طاہر، مولانا محمد سلیم، مولانا محمد عثمان، مولانا فیض اللہ، مولانا گل تاثیر نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام پروگراموں کو قبول فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

دینی وعصری اداروں کی طالبات کے لئے اپنی چھٹیوں کو قیمتی بنانے کا سنہری موقع۔ رمضان المبارک سے قبل ایک مفید کورس میں حصہ لیجئے۔

تیسرا سالانہ دس روزہ

تحفظِ ختمِ نبوۃ

ٹیچر ٹریننگ کورس برائے خواتین

تاریخ 29 مارچ تا 7 اپریل 2021ء
روزانہ صبح دس بجے سے ایک بجے تک

کورس میں شریک طالبات کو خوبصورت اسناد اور پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات دیئے جائیں گے۔

اپنے علاقے میں مکمل باپردہ ماحول میں خواتین معلمات سے پڑھئے اور تحفظِ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھیئے۔

مدرسہ عائشہ تعلیم القرآن

مکان نمبر A-54 شاہ فیصل کالونی کراچی (بٹ صاحب والی گلی عقب ابراہیم علی بھائی اسکول)

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی

بہ دعاء
جانشین حضرت بنوریؒ، شیخ الحدیث، استاذ الاساتذہ، رئیس العلماء
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیرِ نگرانی
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب دامت برکاتہم
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- عقیدہ ختم نبوت
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- ظہورِ مہدی علیہ الرضوان
- قانون ناموسِ رسالت
- فتنہ قادیانیت
- فتنہ گوہر شاہی
- تحاریک ہائے ختم نبوت
- قیامت کی نشانیاں

اور دیگر بہت سے اہم موضوعات۔

شرائط داخلہ
کم از کم میٹرک تک تعلیم ہو یا کسی دینی مدرسے سے دراساتِ دینیہ یا درسِ نظامی کیا ہوا ہو۔
عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

رابطہ
0333-6552183
0333-3066062

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ حلقہ شاہ فیصل کالونی کراچی